WWW.ITTEHAD.ORG

Semahi QAFLA-E-HAQQ SARGODHA PAKISTAN

ترجمان فکر امین ملت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

سہ ماہی قافلہ حق سرگودھا

اندھیری شب ہے جدا اپنے قافلے سے تو
تیرے لیے ہے میری شعلہ نوا قندیل

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن

جلد نمبر 1 شوال۔ ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ شمارہ نمبر 4

- اصول حدیث
- اشارے (اداریہ)
- ملفوظات اوکاڑوی
- غیر مقلدین کے عقائد
- کیا میں اُن کا مقلد ہوں؟
- ایک حقیقی دشنام طراز کے جواب میں
- اکاذیب غیر مقلدین (زبیر علی زئی کے مزید دس جھوٹ
- مکے مدینے والوں سے غیر مقلدین (اہلحدیثوں) کے شدید اختلافات

قطب العصر؛ مرشد العلماء حضرت اقدس مولانا محمد امین شاہ صاحب مدظلہ العالی کے لئے یادگار اسلاف کا لفظ محض لقب نہیں عین حقیقت ہے حضرت والا نے فیض براہ راست شیخ العرب والعجم حضرت سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہ سے کیا پھر حضرت مدنی کے خلیفہ اعظم قطب تکوین حضرت پیر سید خورشید احمد شاہ ھمدانی سے خرقہ خلافت عطاء ہوا، قائد اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمہ اللہ کے بعد سلسلہ۔ مدنیہ۔ چشتیہ۔ صابریہ، کے آپ بحمد اللہ سب سے بڑے شیخ ہیں ہزاروں علماء طلباء آپ سے فیض یاب ہو رہے ہیں ذیل میں۔ ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان (مولانا محمد الیاس گھمن) کے لئے حضرت والا کی ایک تحریر پیش کی جا رہی ہے جو اکابر کا اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پر اعتماد کا حسین مظہر ہے (ادارہ)

MADARSA ARBIA MADNIA
JAMIAH ZAKRIA
Makhdum Pur (Khanewal) Pakistan

0652-660106

0300 7355969-

تاریخ ہفتہ ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۸ھ
۱۶ جون ۲۰۰۷ء

بندہ سید محمد امین بن سید خلیل الرحمٰن ساکن مخدوم پور پہوڑاں ضلع خانیوال تحریر ھٰذا کے ذریعہ عرض گذار ہے کہ بندہ کے پاس جو حضرۃ الشیخ سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کے مبارک سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ کی روحانی امانت بواسطہ حضرۃ اقدس مولانا پیر سید خورشید احمد شاہ (مدینہ پاک کیمپ شریف) ہے بندہ اس امانت کو اپنے محترم و مکرم فاضل صالح مجاہد فی سبیل اللہ سیف و شدید علی اعداء اللہ مولانا محمد الیاس گھمن صاحب مدیر مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا کے سپرد کرتے ہوئے انہیں سلسلہ عالیہ مدنیہ چشتیہ صابریہ میں بیعت سلوک و تصوف کی اجازت دیتا ہے اگرچہ مولانا موصوف حضرۃ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ (کراچی) سے بھی ماذون و مجاز ہیں باایں ہمہ مولانا کی صالحیت و صلاحیت اور خداداد دینی و اصلاحی فطری نسبت کاملہ کے حامل ہونے کی وجہ سے اپنے اور اپنے اکابر مشائخ کثر اللہ سوادھم کے لئے صدقہ جاریہ کی امید سے مولانا موصوف کو یہ باطنی نعمت منتقل کرتے ہوئے درخواست گذار ہے کہ اکابرین دیوبند حضرت تھانوی حضرت مدنی حضرت قاضی مظہر حسین کے افکار و نظریات و عقائد حقہ و صحیحہ کے پرچار کے لئے خود کو وقف کر دیں کہ دارین کی فوز و فلاح اپنے اکابر اہل حق کے اتباع ہی میں مضمر ہے واللہ الموفق۔

والسلام

راقم سید محمد امین شاہ غفرلہ ولوالدیہ

بقلم ابن المجیب سید محمد [illegible] شاہ عفا اللہ عنہ۔

ترجمان فکر امین ملت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

سہ ماہی

قافلہ حق سرگودھا

جلد نمبر 1 شوال۔ ذوالقعدہ۔ ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ شمارہ نمبر 4

امام اہل السنۃ شیخ الحدیث والتفسیر حضرۃ مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم العالیہ

عارف باللہ حضرۃ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ

قطب العصر مرشد العلماء حضرۃ اقدس مولانا سید محمد امین شاہ دامت برکاتہم العالیہ

پرنٹر وپبلشر مولانا محمد اللہ دتہ بہاولپوری مرکز اھل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

Tel: 048-3881487 / Mob: 0307-8156847

اس شمارے میں

مکہ مدینہ والوں سے غیر مقلدین (اہلحدیثوں) کا شدید اختلاف	مدیر اعلیٰ کے قلم سے	5
اصول حدیث	مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی	9
محلّہ کی مسجد میں دوسری جماعت	مولانا محمد امجد سعید لاہور	11
کیا شاہ ولی اللہؒ غیر مقلد تھے؟	محمد ابوذر سرگودہا	15
خلاصۃ الکلام فی حیاۃ انبیاء علیہم السلام	شیخ الحدیث مولانا عبدالکریم احمد	19
غیر مقلدین کے عقائد	مولانا عنصر باجوہ	21
ملفوظات اوکاڑویؒ	مولانا اللہ دتہ بہاولپوری	24
ایک حقیقی دشنام طراز کے جواب میں	ابوسعد شیرازی کے قلم سے	26
اشارے (انعامی سکیم)	عمران سلفی	31
اکاذیب غیر مقلدین	مولانا علامہ عبدالغفار ذہبی	33
سفرنامہ مولانا ابوبکر غازی پوری	مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی	40
مسئلہ قربانی کے متعلق ایک فتویٰ	مولانا مقصود احمد پاکپتی	44
جماعت المسلمین کے عقائد ونظریات کا علمی وتحقیقی جائزہ	مولانا محمد رضوان عزیز	52
کیا میں ان کا مقلد ہوں؟	مولانا سیف اللہ سیفی	55
وضع الیدین	محمد عمران صفدر	59
قافلہ باطل سے قافلہ حق کی طرف	ابن خان محمد	62
تبصرہ کتب	محمد اللہ دتہ بہاولپوری	64

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

Mob: 0307-8156847 Tel: 048-3881487

ندائے قافلہ حق — مدیر اعلیٰ کے قلم سے

مکہ اور مدینہ والوں سے غیر مقلدین (اہل حدیثوں) کا شدید اختلاف

قارئین کرام گزشتہ اداریہ میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ ضدی اور ہٹ دھرم غیر مقلدین امام کعبہ پر نہیں بلکہ جملہ ائمہ حرمین الشریفین پر یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ وہ کسی خاص مسلک یا فقہی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے گویا وہ پاکستان کے غیر مقلدین کی طرح لامذہب ہیں رہا یہ سوال کہ یہ بات کس حد تک درست ہے؟ اسکا جواب امام کعبہ حفظ اللہ نے 3 جون پنجاب ہاؤس اسلام آباد کے بیان میں اپنے ان الفاظ سے ارشاد فرمایا کہ ائمہ اربعہؒ کتاب وسنت کی اتباع کرنے والے تھے ان کی توہین وتحقیر کرنے والا جاہل بے وقوف اور کم عقل ہے اوران کے اجتہادی اختلافات برحق ہیں سے دیا۔ ہم اب یہاں پر مکہ اور مدینہ والوں کا مسلک اور غیر مقلدین (اہل حدیثوں) کے مسلک کا تقابلی جائزہ پیش کررہے ہیں جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ مکہ اور مدینہ والے غیر مقلد (اہل حدیث) نہیں بلکہ وہ مقلد اور اہل سنت ہیں اور معلوم ہو جائے گا کہ غیر مقلدین (اہلحدیثوں) کا مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کے ساتھ کتنا تضاد رکھتا ہے اور کس قدر روافض وخوارج کے ساتھ اتفاق رکھتا ہے۔ اختلافات ملاحظہ ہوں۔

☆ مکے مدینے والے اجماع صحابہؓ اور اجماع امت کے قائل ہیں جبکہ اہلحدیث اجماع صحابہؓ اور اجماع کے منکر ہیں۔ ☆ مکے مدینے والے قیاس شرعی کے قائل ہیں جبکہ اہلحدیث قیاس شرعی کے منکر ہیں۔ ☆ مکے مدینے والے اجتہاد آئمہ کے قائل ہیں جبکہ اہلحدیث آئمہ کے منکر ہیں۔ ☆ مکے مدینے والوں کے نزدیک ہر ایک کو اجتہاد کا حق نہیں ہے جبکہ اہلحدیثوں کے نزدیک ہر خواندہ ناخواندہ مسلمان کو اجتہاد کا حق ہے۔

3-اتحاد تنظیمات، مدارس جوکہ مختلف وفاقوں کا اتحاد ہے۔

4-تحفظ حدود اللہ، جوکہ اللہ کے تحفظ کے لئے تحریک چلانے والی مذہبی قیادت کا اتحاد ہے

تحفظ نسواں بل کے نام پر پاس ہونے والے قانون کے خلاف احتجاج ہوا اور خوب ہوا۔مگر سوال یہ ہے کہ جماعۃ الدعوۃ نے کن مقاصد کے تحت گذشتہ دنوں چاروں اتحادوں سے الگ تھلگ تحفظ خواتین کے خلاف دستخطی مہم شروع کررکھی ہے اگر جماعۃ الدعوۃ اس احتجاج میں مخلص تھی تو پھر کسی بڑے اتحاد کا حصہ بن کر احتجاج کرلیتی۔جس کا بہت بڑا فائدہ یہ ہوتا کہ دستخطی مہم میں شریک افراد کی تعداد مزید بڑھ جاتی ہے۔مگر پھر یہ پاکستان میں عموماًاور بیرون ملک خصوصاً کیسے یہ تاثر دیتے کہ ہماری تعداد کتنی ہے اس کے لئے بہترین طریقہ دستخطی مہم کا شروع کیا گیا۔

1-جس سے جماعت کا تعارف بھی ہوگیا کہ ہماری تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔

2-بیرونی دنیا میں فارموں کے نام پر پتے اکٹھے کرکے اپنی تعداد کو زیادہ ظاہر کرنے کا موقع بھی مل گیا۔

یہ دو فائدے اگرچہ جماعۃ الدعوہ کو ذاتی اور جماعتی طور پر مل گئے ہیں مگر امت مسلمہ کو اجتماعی طور پر دو بڑے نقصان اٹھانے پڑے۔

1-امت مسلمہ کی اجتماعیت کو متاثر کیا اور یہی غیر مقلدین کا اصل مشن ہے جس کے لئے انگریز نے ان کو وجود بخشا ہے۔

2-اتحاد کی صورت میں جو احتجاج کروڑوں تک پہنچ سکتا تھا اس کو کروڑوں سے گھٹا کر ہزاروں افراد تک لایا گیا۔

قارئین!

فیصلہ آپ فرمائیں کہ کیا یہ تحفظ حدود اللہ کی خدمت ہے یا غیر شعوری طریقے سے بیرون اشارہ پر جمہوری طرز سے حکومت کی تائید ہے کہ اس قانون کی مخالفت کرنے والی تعداد تو ہزاروں افراد کی ہے مگر حمایت کرنے والے یا غیر جانب دار رہنے والوں کی تعداد کروڑوں کی ہے۔

ہیں اور جواب دیتے ہیں جبکہ اہلحدیث صلوٰۃ والسلام عند القبر کے منکر ہیں اور قائلین کو مشرک کہتے ہیں۔ ☆ مکے مدینے والوں کے نزدیک روضہ رسول ﷺ کی حفاظت وخدمت ضروری ہے جبکہ اہلحدیثوں کے نزدیک روضہ رسول ﷺ شرک اور بدعت ہے اور اس کا گردانا واجب ہے۔ ☆ مکے مدینے والے ننگے سر نماز نہیں پڑھتے نماز میں تو کجا بازار میں بھی وہ ننگے سر نہیں گھومتے جبکہ اہلحدیث ہمیشہ ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور اس کو سنت سمجھتے ہیں۔ ☆ مکے مدینے والے نماز میں سینے پر ہاتھ نہیں باندھتے جبکہ اہلحدیث ہمیشہ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں اور اپنے عمل کو سنت سمجھتے ہیں اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو خلاف سنت اور بے ہودہ فعل سمجھتے ہیں۔ ☆ مکے مدینے والوں کے نزدیک امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں اور بغیر فاتحہ خلف الامام کے نماز صحیح ہے جبکہ اہلحدیثوں کے نزدیک امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنا فرض ہے بغیر فاتحہ کے مقتدی کی نماز باطل ہے۔ ☆ مکے مدینے والوں کے نزدیک بغیر فاتحہ پڑھے امام کے ساتھ رکوع میں ملنے والی رکعت مکمل ہو جاتی ہے بلکہ اہلحدیث کے نزدیک بغیر فاتحہ کے رکوع پانے کے باوجود رکعت دوبارہ پڑھی جائے۔ ☆ مکے مدینے والے سبحان ربی الاعلیٰ کا جواب بلند آواز سے نہیں دیتے جبکہ بلند آواز سے سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر جواب دیتے ہیں۔ ☆ مکے مدینے والے پہلی اور تیسری رکعت میں دو سجدوں کے بعد سیدے کھڑے ہو جاتے ہیں جبکہ اہلحدیث دو سجدوں کے بعد بیٹھ کر پھر کھڑے ہوتے ہیں۔ ☆ مکے مدینے والوں کے نزدیک مسنون تراویح بیس (۲۰) رکعت ہے آج بھی مکے اور مدینے شریف میں صرف اور صرف بیس (۲۰) رکعت تراویح ہی پڑھی جاتی ہے جبکہ اہلحدیث بیس (۲۰) رکعت سنت تراویح کو بدعت کہتے ہیں اور ہمیشہ آٹھ (۸) رکعت تراویح پڑھتے ہیں۔ ☆ مکے مدینے والے رمضان اور غیر رمضان میں صرف اور صرف تین (۳) رکعت وتر ہی پڑھتے ہیں جبکہ

اہلحدیث رمضان میں تین (۳) رکعت وتر اور باقی مہینوں میں ایک (۱) وتر پڑھتے ہیں۔☆ مکے مدینے والوں کے نزدیک نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ اور دیگر سورہ پڑھنا واجب نہیں ہے جبکہ اہلحدیثوں کے نزدیک بغیر فاتحہ پڑھے نماز جنازہ باطل ہے۔☆ مکے مدینے والے نماز جنازہ اہل سنت والجماعت حنفیوں کی طرح پست (سراً) آواز سے پڑھتے ہیں جبکہ اہلحدیث نماز جنازہ بلند آواز (جہر) سے پڑھتے ہیں۔☆ مکے مدینے والے سجدوں میں جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ نہیں رکھتے جبکہ اہلحدیث سجدوں میں جاتے وقت ہمیشہ گھٹنوں سے پہلے زمین پر ہاتھ رکھتے ہیں اور اسے سنت سمجھتے ہیں۔☆ مکے مدینے والے جمعہ میں دو (۲) اذانوں کے قائل ہیں جبکہ اہلحدیث جمعہ میں صرف ایک (۱) اذان کے قائل ہیں۔☆ مکے مدینے کے امام جمعہ کے خطبے میں خلفاء راشدینؓ اور صحابہ کرامؓ کے ذکر کو بیان کرنا فخر سمجھتے ہیں جبکہ اہلحدیث جمعہ کے خطبے میں خلفاء راشدین اور صحابہ کرامؓ کے ذکر کو بیان کرنا بدعت سمجھتے ہیں۔☆ مکے مدینے والوں کے نزدیک ایک مجلس میں دی گئی تین (۳) طلاقیں تین (۳) ہی شمار ہوتی ہیں اور بیوی شوہر پر حرام ہو جاتی ہے جبکہ اہلحدیث ایک مجلس کی تین (۳) طلاقوں کو ایک ہی شمار کرتے ہیں اور بیوی کو شوہر پر حلال سمجھتے ہیں۔☆ مکے مدینے والے تین (۳) طلاقوں کے بعد حلالہ شرعی کے قائل ہیں جبکہ اہلحدیث تین (۳) طلاقوں کے بعد حلالہ شرعی کے منکر ہیں۔☆ مکے مدینے والے ایصال ثواب کے قائل ہیں جبکہ اہلحدیث ایصال ثواب کے منکر ہیں۔☆ مکے مدینے میں فقہی نظام رائج ہے جبکہ اہلحدیث فقہی نظام کو کفر کے مترادف سمجھتے ہیں۔

تصحیح سہ ماہی قافلہ حق شمارہ نمبر 3 میں ٹائٹل کے اندرونی صفحہ پر کمپوزنگ کی غلطی سے آیت میں۔آمنوا کونوا: چھپ گیا تھا جبکہ درست آمنوا اتقوا اللہ و کونوا ہے (ادارہ)

مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی

اصول حدیث

احادیث حیات انبیاء علیہم السلام بھی متواتر ہیں ۔صاحب نظم المتناثر من احادیث المتواتر لکھتے ہیں۔

ان من جملة ما تواتر عن النبی ﷺ حیا ت الانبیا فی قبورھم .

ترجمہ:۔جو روایات نبی اقدس ﷺ سے متواتر ہیں ان میں انبیاء علیہم السلام کا قبروں میں زندہ ہونا بھی ہے ۔٦٠٠ کے قریب کتب کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطیؒ لکھتے ہیں **حیات النبی ﷺ فی قبرہ ھو و سائر الانبیا ء معلومة عندنا علما قطعیا لما قام عند نا من الاد لة فی ذالک و توا تر ت له الاخبار الدالة علی ذالک**

ترجمہ:۔ نبی اقدس ﷺ کی اور دوسرے انبیا علیہم السلام کی قبر میں حیات ہونا ہمیں یقینی طور پر معلوم ہے،اس لئے کہ ہمارے نزدیک اس پر دلائل قائم ہیں اور اس مسئلہ پر دلالت کرنے والی روایات ہمارے نزدیک متواتر ہیں ۔(الحاوی للفتاوی ص١٣٩ ج٢)

علامہ ابن قیمؒ نے کتاب الروح میں ابو عبداللہ قرطبیؒ سے بھی اسی طرح کی بات نقل کی ہے کہ ان کے نزدیک بھی یہ یقینی طور پر ثابت ہے، یقین تواتر سے حاصل ہوتا ہے۔

چونکہ احادیث حیات انبیاء علیہم السلام کو تواتر حاصل ہے، اس لئے اسکا انکار کرنے والا اہل السنة والجماعة سے خارج ہے، اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے ۔دار العلوم دیو بند اور شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا فتوی شائع ہو کر پھیل چکا ہے۔

عذاب قبر کی احادیث بھی متواتر ہیں:

علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں **فا ما احادیث عذاب القبر و مسالة منکر و نکیر**

کثیرة متواترة عن النبی ﷺ .

ترجمہ: بہرحال عذاب قبر اور منکر نکیر کے سوال وجواب کی احادیث نبی اقدس ﷺ سے متواتر ہیں (کتاب الروح ص 65)

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں

قد تواتر ت الاحادیث عن النبی ﷺ فی هذه الفتنة

ترجمہ: عذاب قبر کے بارے میں احادیث نبی اقدس ﷺ سے متواتر ہیں۔(فتاوی ابن تیمیہ ص 257 ج 4) اسی طرح شرح مواقف میں لکھا ہے **والاحادیث الصحیحة الدالة علیه ای عذاب القبر اکثر من ان تحصی بحیث تواتر القدر المشترک وان کا ن کل واحد منها من قبیل الاحاد .**

ترجمہ: اوراحادیث صحیح اس بات پر کہ عذاب قبر ہوتا ہے اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا اس حیثیت سے کہ انکار قدر مشترک تواتر تک پہنچا ہوا ہے اگر چہ ان میں سے ہر ایک از قبیل خبر واحد ہو۔(شرح مواقف ص 218 ج 8) اس پر مزید حوالہ جات تسکین الاذکیا فی حیات الانبیا علیہم السّلام میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں، چونکہ عذاب قبر کی احادیث متواتر تھیں اس لئے امام ابن ہمامؒ نے تو عذاب قبر کے منکر کو کافر کہا ہے، لکھتے ہیں۔

لا تجوز الصلوة خلف منکر الشفاعة و الروئیة القبر و الکرام الکتابین لانه کا فر " ترجمہ: شفاعت، رؤیت باری تعالیٰ، عذاب قبر اور کراماً کاتبین کے منکر کے پیچھے نماز جائز نہیں اس لئے کہ وہ کافر ہے (فتح القدیر ص 304 ج 1) جولوگ عذاب قبر کی تاویل باطل کرتے ہیں کہ عذاب قبر اس جسم کو نہیں ہوتا، صرف جسم مثالی کو ہوتا ہے یہ بھی خطرہ سے خالی نہیں۔ بہرحال عذاب قبر کا انکار کفر ہے، ورنہ کم از کم اہل السنۃ والجماعۃ سے خروج تو بہر صورت ہے۔

محلّہ کی مسجد میں دوسری جماعت

مولانا محمد امجد سعید صاحب لاہور

محلہ کی مسجد میں دوسری جماعت کا حکم:

آج کل ہمارے ہاں مساجد میں تکرار جماعت کا سلسلہ کثرت کے ساتھ چل نکلا ہے گذشتہ دنوں غیر مقلدین حضرات کے ذہبی دوراں جناب زبیر علی زئی نے بھی اپنے رسالہ ''الحدیث'' صفحہ نمبر 18 پر ایک سوال کے جواب میں اسی مسئلہ پر بحث کر کے جماعت ثانیہ کو محلّہ کی مسجد میں ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ہماری مساجد میں ماضی قریب ہی کے چند سالوں سے یہ دیکھنے کو مل رہا ہے کہ ادھر امام صاحب جماعت کی نماز کو مکمل کرتے ہیں اُدھر اسی وقت یا کچھ وقفے کے بعد ایک دوسرے امام لوگوں کو جماعت کرواتے نظر آتے ہیں

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا شریعت مطہرہ میں اس مسئلہ کی وضاحت ملتی ہے ؟ اور کیا محلّہ کی ایسی مسجد میں جہاں امام و موذن موجود ہوں اور نمازی بھی باقاعدگی سے نماز پڑھتے ہوں وہاں اسی محلّہ کے باسیوں کی جماعت ثانیہ کا وجود شرعا کیا حیثیت رکھتا ہے ....؟ آیا اس کے متعلق بھی قرآن وسنت میں صراحت ملتی ہے کہ نہیں....؟ اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ شریعت میں ہر مسئلہ کی وضاحت باحوالہ ملتی ہے۔ اور خاص طور پر تو نماز کے مسائل کو بڑا کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ آیئے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کر کے موجودہ فتنہ کے قلع قمع کریں۔

آئمہ جمہور کا مسلک:

اس سلسلہ میں امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ جس مسجد میں امام و موذن مقرر ہوں اور وہاں ایک مرتبہ لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو اس میں دوبارہ جماعت کروانا مکروہ ہے۔ البتہ وہ

مسجد جوراہ گیروں کے لئے بنائی گئی ہو، جہاں کوئی امام اور موذن مقرر نہ ہو، دوسری جماعت کروانا درست ہے۔اسی طرح اگر محلّہ کی مسجد میں مسافروں نے آکر جماعت کر لی تو اہل محلّہ کے لئے وہاں دوبارہ نماز باجماعت پڑھنے کی اجازت ہے۔اس مسئلہ میں امام مالکؒ اور امام شافعیؒ بھی امام اعظم کے ساتھ متفق ہیں۔گویا کہ یہ تینوں آئمہ اہل السنۃ والجماعۃ اس مسئلہ میں متفق ومتحد نظر آتے ہیں۔(تفصیل کے لئے دیکھیے العرف الشذی ص 120)

قرآن وسنت کی روشنی میں دلائل:

اس مسئلہ کی تائید میں جو روایات آتی ہیں وہ اس طرح ہیں، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضورﷺ مدینہ کے نواحی علاقوں میں تشریف لے گئے۔اور وہاں دیر ہوگئی۔جب واپس تشریف لائے تو صحابہ کرامؓ مسجد میں نماز پڑھ چکے تھے۔حضورﷺ واپس گھر تشریف لے گئے اور گھر والوں کو جمع کر کے ان کے ساتھ نماز ادا کی۔(معجم کبیر اوسط طبرانی بحوالہ مجمع الزوائد ص ۴۵ ج ۲) علامہ ہیثمیؒ روایت ھذا کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں "اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں (مجمع الزوائد ص ۴۵ ج ۲)۔اس روایت سے استدلال یوں ہے کہ اگر مسجد میں دوبارہ نماز جائز ہوتی تو حضورﷺ مسجد میں نماز باجماعت کا ثواب چھوڑ کر گھر پر کبھی نماز نہ پڑھتے۔یہاں کچھ لوگ اعتراض کریں کہ آپﷺ نے اہل خانہ کے ساتھ نماز پڑھی جو مسجد میں نہیں آسکتے تھے تو اس کے جواب میں عرض یہ ہے کہ آپﷺ کے زمانے میں عورتوں کا مسجد میں آنا ایک معمول کی بات تھی۔لہذا ان کا مسجد میں آکر نماز نہ پڑھنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ مسجد میں دوسری جماعت اہل محلّہ اور مقیم حضرات کے لئے جائز نہیں۔

بخاری شریف کی ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ میں نے اس بات کا ارادہ کیا تھا کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں پھر نماز کا حکم دوں تو اس کے لئے اذان

، جائے۔ پھر ایک آدمی کو لوگوں کی امامت کے لئے کھڑا کر دوں اور خود جا کر ان لوگوں
ے گھروں کو جلا دوں جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجدوں میں نہیں جاتے
(بخاری ص ۹۰ ج ا مع الفتح ص ۱۲۵ ج ۲) اس روایت سے معلوم ہوا کہ اس جماعت میں
ضر ہونا ضروری ہے جو وقت مقررہ پر مسجد میں پڑھی جائے۔ اگر دوسری جماعت کی
ازت ہوتی تو پیچھے رہنے والے لوگوں کے لئے یہ عذر موجود ہوتا کہ وہ دوسری جماعت کے
اتھ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور پھر رسول اللہ ﷺ ان کے گھروں کو آگ لگانے کی
ت ہرگز نہ فرماتے۔

ابوداؤد ونسائی وغیرہ میں ایک روایت یوں بھی آتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے
شاد فرمایا

جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جائے اور وہاں پہنچ کر معلوم
کہ جماعت ہو چکی ہے تو بھی اس کو جماعت کا ثواب ہوگا اور اس کے ثواب کی وجہ سے ان
لوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی"۔ (فضائل اعمال
ں ۲۵۳ باب فضائل نماز باب دوم حدیث نمبر 5 بحوالہ ابوداؤد باب فی من خرج یرید
سلوۃ فسبق بھا)۔

اس روایت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگر دوسری جماعت کے ساتھ نماز
ھنے کی اجازت ہوتی تو حضور ﷺ اس آنے والے صحابیؓ کو پہلی جماعت کے ثواب کا
لچ نہ دیتے۔ بلکہ کچھ لوگوں کو اکٹھا کر کے دوسری جماعت کروانے کا حکم دیتے، لیکن آپ
ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ جس سے یہ بات ہر ذی شعور کی سمجھ میں آ جاتی ہے کہ جماعت ثانی
ا می حضرات کے لئے جائز نہیں۔

یک اور دلیل

: آخری ایک دلیل یہ بھی ہے کہ میدان جہاد میں ادھر دشمن چاک وچو بند کھڑا ہے اور ادھر نماز کا وقت ہو جائے تو شریعت مطہرہ نے اس وقت جو نماز کا طریقہ بتایا ہے وہ مکمل قرآن پاک میں سورۃ نساء میں موجود ہے.... جس کا دل چاہے وہاں سے دیکھ سکتا ہے۔ یہاں پر تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میدان جہاد میں باجماعت نماز پڑھنے سے اس طرح دلیل پکڑی جاسکتی ہے کہ ایک وقت میں ایک جگہ پر رہنے والے لوگوں پر باجماعت نماز اتنی ضروری اور اہم ہے کہ میدان جہاد میں بھی اس کو الگ سے پڑھنے کی اجازت نہیں دی جارہی سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ جب میدان جنگ میں ایک جماعت کی اہمیت کو اجاگر کیا جارہا ہے تو عام حالات کے اندر گھروں میں سکون سے رہنے کے باوجود محلہ کی مسجد میں دوسری جماعت کا کروانا کہاں تک درست ہوگا.........؟ جاری ہے

وفیات (خان پور،رحیم یار خان ۲۴ اگست) پیر طریقت شیخ الحدیث والتفسیر نواسہ حضرت درخواستی مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی مدیر جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خانپوری انتقال فرما گئے (انا للہ وانا الیہ راجعون) حضرت والا حضرت درخواستیؒ کے حقیقی جانشین. جامع المعقول والمنقول. صاحب طرز خطیب. بیشمار علماء کے استاذ تھے اللہ تعالیٰ آپکی جملہ مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے (امین) اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ ادارہ قافلہ حق خانوادۂ درخواستی کے ساتھ اظہار تعزیت کرتے ہوئے انکے غم میں شریک ہے اور اللہ کے حضور دعاء گو ہے۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے (ادارہ)

(۷ امئی ۲۰۰۷ء پنجن کسانہ گجرات) ایک المناک خبر موصول ہوئی کہ گجرات کی مشہور مذہبی شخصیت حضرت مولانا قاری محمد اختر صاحبؒ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے حضرت والا نے مدارس دینیہ کے ذریعے اشاعت دین میں بھرپور کردار ادا کیا باری تعالیٰ حضرتؒ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے آپکو جنت الفردوس نصیب فرمائے: آمین (ادارہ)

(چوکیرہ سرگودہا ۶ ستمبر ۲۰۰۷ء) پاکستان کے مشہور نعت خواں مداح صحابہؓ محمد امین صاحب کی والدہ صاحبہ برضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ آمین

کیا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ غیر مقلد تھے؟

محمد ابوذر دارالعلوم سرگودہا

اسلاف کے اس دنیا سے جانے کے بعد آنے والوں میں سے ہر ایک یہ کوشش کر تا رہا ہے کہ ہماری نسبت ان کے طرف ہو۔ چاہے وہ فرقہ ضالہ ہو یا اھل حق کا گروہ فرقہ ضالہ نے تو اس لئے نسبت کی تا کہ ان کی دکان چمکے اور ان کا باطل نظریہ عوام میں بزرگوں کے نام سے پھیلے اور اہل حق وہ تو اس لئے کہ والحق احق ان یتبع اہل باطل خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں اپنی نسبت بزرگوں کی طرف کرتے ہیں جیسے خوارج انہوں نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو تو مومن کہا لیکن حضرت عثمان وعلی رضی اللہ عنہما اور باقی تمام صحابہ کو جن میں کبار صحابہؓ بھی شامل ہیں کافر کہا (العیاذ باللہ) جب ان سے کہا گیا کہ حضرات صحابہؓ کے بارے میں قرآن کریم شاہد ہے کہ وہ متقی ومومن ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ حضورﷺ کے زمانے کے ساتھ خاص تھا حضورﷺ کے بعد شیخینؓ تو اس پر کار بند رہے اسوجہ سے وہ تو مومن ہیں اور بعد میں آنے والے صحابہؓ نے اس طرز کو چھوڑ دیا وہ سب کافر ہیں حالانکہ صحابہؓ نے اس طرز کو نہیں چھوڑا تھا یعنی خوارج نے اپنی نسبت حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ کے ساتھ محبت کر کے ان کے ساتھ جوڑ دی۔

دوسرا فرقہ ضالہ روافض کا ہے ان کا زعم ہے کہ حضرت علیؓ تمام صحابہؓ حتی کہ حضرت عثمانؓ وشیخینؓ سے بھی افضل ہیں انہوں نے حضرت علیؓ کی محبت کو آڑ بنا کر اپنا عقیدہ ظاہر کیا۔ اسطرح ایک گروہ وہ جو گانا بجانا جائز قرار دیتا ہے اپنی دلیل اس بات سے پیش کرتے ہیں کہ مزنی نے کہا کہ ہم ایک مرتبہ امام شافعیؒ اور ابراہیم بن اسماعیلؒ کے ساتھ جا رہے تھے۔ ہم ایک مکان کے پاس سے گزرے اس مکان میں ایک باندھی شعر سنا رہی تھی

شافعیؒ کہنے لگے کہ آؤ اس طرف چلیں اور امام شافعیؒ اور ابراہیم نے اس باندھی کا گانا سنا۔ اگر چہ اس قصہ کا راوی معتبر نہیں لیکن گانا سننے والے اس قصہ سے استدلال کر کے اسکو جائز قرار دیتے ہیں الغرض ہر فرقہ سلف کا نام ضرور لیتا ہے تا کہ ان گمراہیوں کو گمراہ کہہ کر اسلاف کو گمراہ کہے۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی غیر مقلدین ہیں وہ اپنے مسلک غیر مقلدیت پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو پیش کرتے ہیں کہ شاہ صاحب غیر مقلد تھے اور اپنی کتابوں میں حضرت شاہ صاحب کا تذکرہ کرتے ہیں (برصغیر میں اہل حدیثوں کی آمد)

غیر مقلدین کے ہاں چونکہ تقلید شرک اور حرام ہے اور حضرت شاہ صاحب بھی تقلید کو حرام قرار دیتے ہیں لہذا حضرت شاہ صاحب بھی غیر مقلد ہیں۔ یہ ان کا دعوی بلا دلیل ہے۔ حالانکہ حضرت شاہ صاحب مسلکاً وعملاً حنفی اور تدریساً حنفی وشافعی تھے یعنی شاہ صاحب کا مسلک اور تدریس دونوں تقلید کے زیر سایہ تھے۔ اور حضرت کا عملاً ومسلکاً حنفی اور تدریساً شافعی وحنفی ہونا حضرت کے ایک شاگرد رشید محمد بن پیر محمد شیخ ابوالفتح کے اس نسخہ پر جس پر انہوں نے حضرت سے بخاری کا درس لیا لکھی ہوئی تحریر ہے۔ حضرت نے اختتام بخاری کے موقع پر اپنی سند لکھوائی اور اسکے بعد یہ لکھ کر دیا اور یہ تحریر خدا بخش لائبریری میں صحیح بخاری کے نسخہ پر موجود ہے

العمری نسباً والدهلوی وطناً والاشعری عقیدةً والصوفی طریقةً والحنفی عملاً والحنفی والشافعی تدریساً۔

اور یہی بات حضرت کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے شارح حضرت مولانا سعید احمد پالن پوری صاحب نے اپنی شرح رحمۃ اللہ الواسعہ کے صفحہ ۴۵ ج ۱ پر تحریر فرمائی۔

جس آیت سے غیر مقلدین تقلید کو شرک ثابت کرتے ہیں وہ آیت اتخذوا احبارھم

ورھبانھم اربابا من دون اللہ ہے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت عدی بن حاتمؓ حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا ہم نے تو احبار اور رھبان کو خدا نہیں بنایا تھا تو آپ نے فرمایا کہ کیا جو ان کے علماء و مشائخ حلال اور حرام قرار دیتے تھے وہ ان کو حلال اور حرام نہیں سمجھتے تھے حضرت عدی نے فرمایا کہ واقعتاً ایسا ہی کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ یہی شرک ہے حضرت شاہ صاحب نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں اس پر بحث کی اور فرمایا **واما نسبتھا الی المجتھدین من امتہ فبمعنی روایتھم ذالک عن الشرع من نص الشارع او استنباط معنی من کلامہ .**

یعنی حضرات فقہاء کرام کی طرف اس کی نسبت تو اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ حضرات ان مسائل کے شریعت کی طرف سے ناقل ہیں خواہ وہ شارع کی نص سے بیان کریں یا شارع کے کلام سے کوئی معنی مستنبط کر کے بیان کریں اس کی نسبت اس طرح فقہاء کی طرف اس لئے کی کہ قرآن حلال وحرام کی نسبت خود نبی ﷺ کی طرف بھی کرتا ہے اور حلال وحرام کا فیصلہ تو خود نبی کے پاس نہیں **یحل لھم الطیب ویحرم علیھم الخبائث** (سورۃ الاعراف الایۃ ۱۵۷)

یعنی نبی کریم ﷺ ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں یہ بھی اسی بناء پر کہ وہ اللہ کی طرف سے یا صریح نص سے یا استنباط کر کے حلال یا حرام قرار دیتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ باب ۱۸ (تحریف سے دین کی حفاظت) کے چھٹے سبب میں ذکر کیا ہے کہ تقلید باجماع امت واجب ہے لیکن اس میں شرائط ذکر کی ہیں۔

1-ان المجتھد یخطی و یصیب.

2-مع الاشتراف لنص النبی فی المسئلۃ.

3-والعزم علی انه اذا ظهر حدیث صحیح خلاف ما قلد فیه ترک التقلید واتبع الحدیث اسکے تحت شارح حجۃ اللہ البالغہ فرماتے ہیں یہ تین شرائط بالغ النظر علماء کے لئے ہیں اور عوام کے لئے تقلید واجب ہے اور حضرت شاہ صاحب نے عقد الجید میں اربعہ کی تقلید سے نکلنے کے مفاسد کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اسکے علاوہ حضرت شاہ صاحب نے اپنی تالیف تفہیمات الٰہیہ ص۲۴۲ ج ۲ میں تحریر کیا ہے **ونحن ناخذ من الفروع ما اتفق علیه العلماء لاسیما ھاتان الفرقتان العظیمتان الحنفیه والشافعیه خصوصا فی الطهارة والصلوة** ۔ ہم فروعات میں جن علماء پر متفق ہیں ان پر عمل کرتے ہیں خاص طور پر دو بڑے فرقہ کے علماء احناف و شوافع خاص طور پر طہارت اور نماز کے مسائل میں۔

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ حضرت شاہ صاحب تقلید سے نہ تو بیزار اور نہ تقلید کو شرک سمجھتے تھے بلکہ وہ خود مقلد تھے۔

قافلہ حق کیلئے امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کا

تبریک نامہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم. امابعد. عزیزم مولانا حافظ محمد الیاس گھمن زیدہ مجدہ سے یہ معلوم کر کے بڑی خوشی ہوئی کہ انہوں نے مسلک حق کی حفاظت کیلئے اور اس پر اعتراضات کے دفاع کیلئے ایک رسالہ قافلہ حق. نکالا ہے دعاء ہے کہ اللہ تعالی موصوف کو اخلاص وہمت کے ساتھ اس کو چلانے کیا ور رسالہ کو مقبول ہونے کا شرف عطا فرمائے آمین ثم آمین وصلی اللہ تعالی علی خاتم الانبیا علیہم السلام والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ الی یوم الدین آمین

العبد الضعیف ابو الزاہد محمد سرفراز عفی عنہ ۱۲ صفر ۱۴۲۴ھ

خلاصۃ الکلام فی حیاۃ الانبیاء علیہم السلام

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالکریم احمد مدظلہ العالی دار العلوم فیصل آباد

بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ والسّلام علیٰ رسول اللہ ومن اھتدیٰ بھدی اللہ

حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے رسالت اور نبوۃ کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ جن کا مقصد اللہ تعالیٰ کا پیغام اللہ تعالیٰ کے بندوں کو پہنچانا ہوتا ہے۔ یتلو علیھم آیاتہ و یعلمھم الکتاب و الحکمۃ ویزکیھم ؛ نبوۃ اور رسالۃ بشری کمالات کا وہ انتہائی درجہ ہے جس کا حصول کسب وریاضت اور محنت سے نہیں ہوتا بلکہ یہ محض وھبی اور عطائی مرتبہ ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی مشیت اور پسند سے عطاء ہوتا ہے۔ اللہ اعلم حیث یجعل رسالۃ' انبیاء علیہم السلام بالخصوص خاتم النبیین۔ النبی الامی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نبوۃ اور رسالۃ کے ساتھ بعض ایسی خصوصیات اور فضائل سے نوازا ہے جن سے عامۃ الناس خواص اور عوام تمام محروم ہیں۔ انبیاء کرام کے معجزات تو نبوت کا لازمی حصہ ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ان کے لئے بعض ایسے خصائص ہیں جو شان نبوت کی زینت ہیں۔ مثلاً

خصوصیت نمبر-1 حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کو اللہ تعالیٰ نے چالیس (40) جنتی مردوں کی قوۃ عطاء کی ہے اور ایک جنتی مرد کی طاقت دنیا کے سو (100) مردوں کی طاقت کے برابر ہے اس حساب سے نبی کو دنیا کے چار ہزار طاقتور مردوں کی طاقت حاصل ہے۔ اسی طاقت کی بنیاد پر سلیمان علیہ السلام کے متعلق صحیح بخاری میں روایت ہے کہ ان کی سو یا ننانوے بیویاں تھیں اور ایک رات میں ان سب سے ہمبستری کی۔ چونکہ عام انسانوں کے حق میں عادۃً یہ امر محال نظر آتا ہے، اس لئے پاکستان کے ایک خودساختہ مجتہد نے اپنی

ناقص عقل کی بنیاد پر بخاری شریف کی اس روایت کو درایۃ غلط کہا ہے" بایں عقل و دانش بباید گریست" جناب رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں بھی بیک وقت نو بیویاں موجود تھیں، جبکہ ایک روایت میں گیارہ کا ذکر ہے، شائد دو لونڈیاں ملا کر۔ اور بعض دفعہ رات کو یا دن کو ان تمام ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) پر بیک وقت چکر لگایا کرتے تھے، جبکہ امت کے لئے بیک وقت نہ تو نو بیویوں کی اجازت ہے اور نہ ایک رات میں نو دفعہ یا گیارہ دفعہ ہمبستری کی طاقت ہے۔ علمه شديد القوى ذو مرة فاستوىٰ۔

اس آیۃ کا مصداق اگرچہ جبرئیل امینؑ ہیں مگر یہ مذکورہ اوصاف ان کو رسالت کی حیثیت سے حاصل ہیں۔ اس لئے ہر رسول اور نبی کے لئے طاقتور ہونا، متناسب الاعضاء اور خوب صورت ہونا ایک لازمی وصف بن گیا ہے۔ چنانچہ روایت سے ثابت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو تھپڑ رسید کر کے اس کی آنکھ پھوڑ دی اور قبطی کو ایک تھپڑ سے جہنم رسید کر دیا۔ غزوہ خندق میں کھدائی کے دوران جب سخت چٹان سامنے آیا اور صحابہؓ سے نہ توڑا جاسکا تو حضور ﷺ نے اس کو کدال سے ضرب رسید کر دی فعاد كثيبا اهيل ۔ ریت کے ٹیلے کی طرح بہنے لگا۔ حضور ﷺ کے جسد اطہر کی رونق اور اعضاء کی خوبصورتی اور بہتر تناسب شمائل ترمذی میں تفصیلاً بیان ہے۔

خصوصیت نمبر-2 جیسا کہ گزشتہ سے معلوم ہوا نبی کے لئے تعدد ازواج کے مسئلہ میں کسی خاص عدد کی قید نہیں ہے بلکہ قرآن کریم نے ازواج کا معاملہ نبی کی مشیت سے منسلک کر دیا .ترجى من تشاء منهن وتئوى اليك من تشاء ومن ابتغيت ممن عزلت ☆عسى ربه ان طلقكن ان يبدله ازواجا خيرا منكن (الخ) بخلاف امت کے کہ کسی شخص کے لئے چار سے زائد بیویاں بیک وقت جائز نہیں ہے۔ فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنىٰ و ثلث و رُباع (الایۃ) صحیح بخاری میں اسکی تفسیر یوں ہے (يعني اثنتين وثلاث واربع)

حضرت مولانا محمد انصر باجوہ مدظلہ

غیر مقلدین کے عقائد

عقیدہ نمبر 11: نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں

غیر مقلدین کے مجدد نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ ہر آن اور ہر حال میں مومنین کے مرکز نگاہ اور عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ خصوصاً عبادت کی اس حالت میں انکشاف اور نورانیت زیادہ قوی اور شدید ہوتی ہے۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ تشہد میں ایہا النبی کا یہ خطاب ممکنات اور موجودات کی ذات میں حقیقت محمدیہ کے سرایت کرنے کے اعتبار سے ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نماز پڑھنے والوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں اس لئے نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ اس بات کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھے اور آپ ﷺ کی اس حاضری سے غافل نہ ہو۔ تاکہ قرب و معیت کے انوارات اور معرفت کے اسرار حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

(مسک الختام فی شرح بلوغ المرام ۲۴۴)

عقیدہ نمبر 12: حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے (نعوذ باللہ)

مشہور غیر مقلد عالم عنایت اللہ اثری صاحب لکھتے ہیں:

عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تو اپنا شوہر اور اس کا باپ بتا رہی ہے اور باپ بیٹا بھی دونوں اسے تسلیم فرما رہے ہیں۔ مگر صدیوں بعد لوگوں نے انہیں بے پدر بتایا اور آپ کی والدہ کو بے شوہر بتایا کیا خوب ہے۔ (عیون زمزم فی میلاد عیسیٰ بن مریم ص ۴۰ مصنف عنایت اللہ اثری بحوالہ کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ ص ۲۸۱) نوٹ: اس عقیدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے والد ثابت کیا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ

کے پیدا ہوئے قرآن نے یہی بتایا ہے۔

عقیدہ نمبر 13: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا گیا (نعوذ باللہ)

غیر مقلدین کے مناظر ابوالکلیم اشرف سلیم صاحب لکھتے ہیں:

ہر نبی کو اللہ نے اس کی شان و مرتبہ کے مطابق معراج کرائی حضرت آدمؑ کو جنگل میں مقام توبہ پر معراج کرائی، حضرت نوحؑ کو جبل جودی کے مقام پر معراج کرائی حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں معراج کرائی، اسماعیلؑ کو چھری کے نیچے معراج کرائی اور عیسیٰؑ کو صلیب پر معراج کرائی۔ (میزان المتکلمین ص ۳۶ بحوالہ حدیث اور اہل حدیث ص ۳۸)

قارئین اندازہ کیجیے کہ سٹیجی اداکاری میں اشرف سلیم صاحب کس طرح ہر نبی کو معراج کرا رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ تو ہے کہ وہ سولی پر لٹکا دیے گئے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں میں سوائے غیر مقلدین کے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ اور انہوں نے یہ عقیدہ یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا ہے جیسا کہ انہوں نے اپنا نام بھی ان سے الاٹ کروایا تھا اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتے ہیں **وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم** (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۷)

ترجمہ: اور انہوں نے نہ تو ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔

عقیدہ نمبر 14: فوت شدہ گان سے مدد طلب کرنا:

غیر مقلدین کے بانی جناب نواب صدیق حسن خان صاحب کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو اس طرح مدد مانگا کرتے تھے۔

قبلہ دین مددی، کعبہ ایمان مددی

ابن قیم مددی، قاضی شوکاں مدی

ترجمہ: اے میرے دین کے قبلہ مدد کر، اے میرے ایمان کے کعبہ مدد کر

اے ابن قیم مدد کر، اے قاضی شوکاں مدد کر

(ھدیۃ المہدی ص ۲۳ ج ۱ مطبوعہ شوکتہ الاسلام بنگلور، نفح الطیب ص ۴۷، ۵۷)

یہ ابن قیمؒ اور قاضی شوکانیؒ نواب صاحب سے دور بھی تھے اور فوت بھی ہو چکے تھے۔ لیکن پھر بھی ان سے مدد طلب کی جارہی ہے۔ ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

زمرۂ رائی در افتاد بارباب سنن

شیخ سنت مددے قاضی شوکاں مددے

پشتہا خم شدہ ازبار گراں تقلید

سنت خیر بشر حضرت قرآں مددے

گفت نواب غزل در صفت سنت تو خواجہ دین صلہ قبلہ پاکاں مددے؛

ترجمہ: میری تمام آراء ارباب سنن کے سامنے گری پڑی ہیں۔

شیخ سنت مدد کرو شوکان کے قاضی مدد کرو۔

تقلید کے بوجھ سے بہت لوگوں کی کمر خم ہوگئی ہے۔

خیر البشر کی سنت اور حضرت قرآن ہماری مدد کرو۔

نواب نے آپکی سنت کی تعریف میں غزل کہی۔

دین کے خواجہ اسکا صلہ دو، پاک لوگوں کے قبلہ مدد کرو۔

(نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب ص ۶۳، مصنفہ نواب صدیق حسن خان مطبوعہ اکبرآباد بحوالہ مجموعہ مقالات ج ۲ ص ۱۰۸)

نوٹ: یہ مذکورہ اشعار غیر مقلدین کے بانی نواب صدیق حسن خان کے ہیں اور وہ غیر اللہ کو مشکل کشا سمجھ کر پکار رہے ہیں۔ (جاری ہے)

ملفوظات حضرت اوکاڑویؒ

مولانا اللہ دتہ بہاولپوری

۱۱۔کسی بھی لامذہب (غیر مقلد) سے مناظرہ کرنے سے قبل شرائطِ مناظرہ، موضوع مناظرہ، منصف، مقام مناظرہ، تعیین تاریخ تحریر کرلیں۔اور بوقت مناظرہ نہ خود موضوع سے ہٹیں نہ ہٹنے دیں۔

۱۲۔تم لوگوں کے سوالات کے جواب دو مگر ایک دو سوال اپنے بھی ان کو دو یہ بھی از حد ضروری ہے۔

۱۳۔اس ملک (پاکستان) میں دو رافضی ہیں ایک بڑا رافضی، اور ایک چھوٹا رافضی، بڑا رافضی ہمارے قرآن کو غلط کہتا ہے اور چھوٹا رافضی ہماری نماز کو غلط کہتا ہے درحقیقت ہیں دونوں ہی، دین دشمن.

۱۴۔غیر مقلدیت کا وسیع پیمانے پر پھیلاؤ صرف اور صرف علمآء احناف کی غفلت و سستی کے باعث ہے' لہذا علماء احناف کو چاہیے کہ اس موضوع پر تحقیق کر کے اپنے نوجوانوں کو گمراہی سے بچانے کی بھرپور کوشش کریں۔

۱۵۔بڑے ہی شرم کی بات ہے کہ غیر مقلدین امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، اور علامہ ابن حجرؒ، وغیرہ کو مقلد ہونے کی حیثیت سے مشرک بھی سمجھتے ہیں پھر انہی کی مرتب کردہ احادیث و روایات پر اعتماد کر کے خود کو عامل بالحدیث اور موحد بھی کہتے ہیں۔

۱۶۔کس قدر حیرت کی بات ہے کہ خود اگر امام شافعیؒ کی بات کو حجت مان لیں تو موحد کوئی دوسرا اگر اس طرح کرے تو اس کو مشرک کہتے ہیں۔

۱۷ بحمد للہ ہماری مکمل اصول کی کتابیں ہیں ہم قادیانیوں اور غیر مقلدوں کی طرح بے

اصول نہیں ہیں اس لئے اصول لکھنا ہو تو پھر ہماری اصول کی کتابوں سے لکھو۔

۱۸۔غیر مقلد اتنا بڑا جاہل ہے کہ اسے علم تحقیقی ہے نہ علم تقلیدی، اس لئے نہ وہ خود نماز کے ارکان کتاب وسنت سے اخذ کرسکتا ہے نہ مجتہد سے سیکھتا ہے وہ جاہل ہی پیدا ہوتا ہے، جاہل ہی رہتا ہے، اور جاہل ہی مرتا ہے۔

قیام حشر کیوں نہ ہو کہ اک کلچڑی گنجی
کرے ہے حضور بلبل بستان نوا سنجی

۱۹۔اس فرقہ کے جاہل (غیر مقلد) عربی کی ایک عبارت کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔عربی کی (حدیث کی) عبارت تک نہیں پڑھ سکتے۔اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم قرآن وحدیث کو سمجھ لیتے ہیں۔مگر ماہرین کتاب وسنت کی غلطیاں نکال سکتے ہیں۔

۲۰۔غیر مقلدین احادیث نبویہﷺ میں ٹکراؤ کی پالیسی کے قائل ہیں فوراً دو احادیث کو آپس میں ٹکرا کر ایک کو صحیح اور دوسری کو من گھڑت کہہ دیتے ہیں اس طرح ایک حدیث کو مان لیا دوسری کا انکار دیا اور انکار حدیث کا نام عمل بالحدیث رکھ لیا۔(جاری ہے)

قافلہ حق کیلئے فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی خلیفہ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کا

تحسین نامہ

اما بعد سہ ماہی ''قافلہ حق'' جو کہ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کا ترجمان اور فکر امین ملت حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کا بہترین ترجمان ہے۔اس کے مضامین کو دیکھا دل مسرور د مطمئن ہوا۔واقعی اہل حق کی نمائندگی کا حق ادا کر رہا ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس کے انوار سے منور اور اس کے فیوض سے مستفیض فرمائے اللہ تعالیٰ مولانا محمد الیاس گھمن ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اہل حق کے فکر کی نشر واشاعت کیلئے مختلف انداز سے مساعی مبارکہ شروع کر رکھی ہے اللہ تعالیٰ ان کو مقبولیت سے سرفراز فرما کر اپنے قرب خاص سے نوازیں۔آمین

کتبہ الفقیر الی ربہ الکریم عبدالحفیظ المکی

ایک حقیقی دشنام طراز کے جواب میں

ابو سعد شیرازی کے قلم سے

محترم مدیر اعلیٰ صاحب۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از سلام عرض ہے کہ بندہ بحمداللہ تعالیٰ اس سے قبل قافلہ حق کے دونوں شمارے پڑھ چکا ہے۔ بحمداللہ ابتدا سے یہ رسالہ خاص مقبولیت حاصل کر چکا ہے اور اس سے قلبی راحت نصیب ہوتی ہے۔ خاص کر علامہ عبدالغفار ذھبی صاحب کا مضمون ''زبیر علی زئی کذاب کے 10 جھوٹ'' تو بہت عمدہ تھا۔ اصل میں اس دجال کا ابھی تعاقب نہیں ہوا اس لئے اس کا قلم شتر بے مہار کی طرح چلتا رہا اب ان شاء اللہ اس کے قلم کو لگام لگے گی اور اس کے بزعم خود دلائل و براھین ھباء منثوراء ثابت ہوں گے۔ حضرت خط لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ تازہ شمارہ الحدیث میں زبیر علی زئی منکر حدیث نے حدیث من صلی علی عند قبری پر جرح کی ہے۔ امید ہے آپ کے پاس شمارہ موجود ہوگا۔ یہ جرح جمادی الاخریٰ کے شمارہ ص 11.12 پر موجود ہے۔

مہربانی فرما کر آئندہ شمارہ میں اس کا جواب عنایت فرمائیں۔ بندہ کی طرف سے جرنیل حنفیت مولانا محمد الیاس گھمن اور محقق العصر علامہ عبدالغفار ذھبی کی خدمت میں بھی سلام۔ آپ کے حیدرآباد کے سفر پر ملاقات نہ ہو سکی۔ اب عنقریب ان شاء اللہ حاضری دوں گا۔ والسلام نعمان غنی (حیدرآباد)

برادرم بھائی نعمان صاحب!

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! منکر حدیث مختلف طریقوں سے انکار حدیث کرتے رہتے ہیں زبیر علی زئی منکر حدیث علیہ ما علیہ بھی انہی میں سے ہے اور اس نے بھی انکار حدیث کا ٹھیکہ اٹھایا ہوا ہے (اسکی جزا وہ روز جزا ہی پائے گا) زبیر نے اس حدیث کی دو سندوں پر جرح کی ہے۔

ہم پہلے زبیر کی عبارت کو من وعن نقل کرتے ہیں اور پھر جواب۔

سوال: جو درود نبی ﷺ کی قبر مبارک کے پاس پڑھا جاتا ہے۔کیا آپ ﷺ اسے بنفسہ سماعت فرماتے ہیں؟ دلیل سے واضح کریں۔(فرحان الٰہی ،راولپنڈی)

الجواب: ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"من صلى علی عند قبری سمعته و من صلّى علیّ نائیاً ابلغته" جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں اسے سنتا ہوں اور جو شخص مجھ پر دور سے درود پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔(کتاب الضعفاء للعقیلی ص 136.137 ج 4 مصنفات ابن جعفر البختری :735 شعب الایمان للبیہقی :1583، کتاب الموضوعات لابن جوزی ج1 ص303

ح562، امالی بن شمعون بلفظ آخر:255، تاریخ دمشق لابن عساکر ص220 ج59)

العقیلی نے کہا:"لا اصل له من حديث الا عمش ' اعمش کی حدیث سے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔(ص 137 ج4)۔۲۔ابن الجوزیؒ نے کہا"هـذا حـديـث لا يـصـح' یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔(الموضوعات ص303 ج 1) اسکا راوی محمد بن مروان السدی ہے جسکے بارے میں ابن نمیر نے کہا :"کذاب" (الضعفا للعقیلی ج1 ص136 وسندہ حسن، الحدیث:24 ص52) امام بخاریؒ اور امام ابو حاتم رازیؒ نے کہا اس کی حدیث بالکل نہیں لکھی جاتی ۔(الضعفاء الصغیر :350، الجرح والتعدیل ج8 ص86)

ابن حبان نے کہا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع حدیثیں بیان کرتا تھا (المجروحین 2/ 286، الحدیث:24 ص52) معلوم ہوا کہ یہ سند موضوع ہے۔حافظ ابن القیمؒ نے ابو الشیخ (الاصبہانی) کی طرف منسوب کتاب "الصلوة على النبی ﷺ "سے اس کی دوسری سند دریافت کی ہے۔(دیکھئے جلاالافہام ص 54) اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن احمد

الاعرج مجہول الحال راوی ہے لہذا یہ سند ابو معاویہ الضریر تک بھی ثابت نہیں ہے۔ سلیمان بن مہران الاعمش مشہور مدلس تھے اور ان کی عن والی روایت ابو صالح سے ہو یا کسی اور سے ، غیر صحیحین میں ضعیف ہی ہوتی ہے دیکھیے ماہنامہ الحدیث 33 ص 38 تا 43 حافظ ذہبی کا اعمش کی ابو صالح وغیرہ سے روایت کو محمول علی الاتصال قرار دینا غلط ہے۔
خلاصۃ التحقیق: یہ روایت دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف یعنی مردود ہے نیز دیکھئے الصحیحہ للالبانی

زبیر علی زئی کا جواب:

ا۔ عقیلی کا کیا حال ہے ہم ذیل میں چند حوالہ جات درج کرتے ہیں۔
حافظ ابن حجرؒ تہذیب التہذیب میں ازھر بن سعد کے ترجمہ میں فرماتے ہیں "حکی العقیلی فی الضعفاء ان الامام احمد قال ابن ابی عدی احب الی من ازھر قلت ھذالیس بجرح یوجب ادخالہ فی الضعفاء" عقیلی نے کتاب الضعفا میں نقل کیا ہے کہ امام احمد نے فرمایا ابن ابی عدی مجھے ازھر سے زیادہ محبوب ہے میں کہتا ہوں یہ جرح نہیں ہے کہ جو اس کو ضعفا میں داخل کرنے کو واجب کرے۔ معلوم ہوا کہ عقیلی معمولی بات پر راوی کو ضعفاء کی صف میں کھڑا کر دیتے ہیں۔
۲۔ حافظ ابن حجرؒ مقدمہ فتح الباری میں ثابت بن عجلان الانصاری الحمصی کے ترجمہ میں فرماتے ہیں قال العقیلی" لا یتابع فی حدیثہ وتعقب ذالک ابو الحسن بن قطان بان ذالک لایضرہ الا اذا کثر منہ " عقیلی نے کہا اس کی حدیث میں اتباع نہیں کی جائے گی ابو الحسن بن قطان نے اس پر تعاقب کیا ہے کہ یہ بات اس کو نقصان نہیں دیتی مگر جب اس سے کثرت سے واقع ہو اس سے معلوم ہوا کہ جو جرح نہ بنے عقیلی بنا دیتے

ہیں حالانکہ اس راوی کو ابن معین، اور دحیم نے ثقہ اور ابو حاتم اور نسائی نے لاباًس بہ کہا ہے
۔(ہدی الساری ص 555 طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)
۳۔حافظ ابن حجرؒ یوسف بن اسحاق السبیعی کے ترجمہ میں فرماتے ہیں"**قال العقیلی" لما ذکرہ فی الضعفاء یخالف فی حدیثہ وھذا جرح مردود** (ھدی الساری ص 633)
ترجمہ: عقیلی نے اسکو کتاب الضعفاء میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے اس کی حدیث میں مخالفت کی جائے اور یہ جرح مردود ہے۔ابن حجرؒ عقیلی کی جرح کو مردود کہہ رہے ہیں۔
فخر المحدثین امام المتکلمین شیخ الاسلام زاہد بن الحسن الکوثریؒ لکھتے ہیں "عقیلیؒ نے صحیحین (بخاری، مسلم) کے بہت سے راویوں پر جرح کی ہے (مقدمہ انتقاد المغنی عن الحفظ والکتاب ص 11)۔عقیلی نے کثیر بن ابی کثیر کو" کتاب الضعفاء میں نقل کیا ہے حالانکہ عجلی نے تابعی اور ثقہ کہا ہے۔ابن حبان نے ثقات میں اس کا ذکر کیا ہے۔ابن الجوزیؒ نے باوجود متشدد ہونے کے صحابہؓ میں اسکا ذکر کیا ہے۔حالانکہ جب ابن حزم نے اس کو مجہول کہا تو ابن قطان نے اس کا تعاقب کیا لیکن عقیلیؒ پھر بھی اس تابعی سے ناراض ہیں۔
امام ۔المحدث الحافظ الناقد المحقق مولانا ظفر احمد عثمانیؒ لکھتے ہیں۔**ربما یطعن العقیلی احدا و یجرحہ بقولہ فلان لایتابع علی حدیثہ فھذا لیس من الجرح فی شئی و قد رد علیہ العلماء فی کثیر من المواضع بجرحہ الثقات بذلک**۔" کبھی عقیلی کسی راوی پر طعن کرتے ہیں اور اس پر اپنے قول فلان لایتابع علی حدیثہ کے ساتھ جرح کر دیتے ہیں بہت سارے مقامات پر اس کے ساتھ ثقات پر جرح کرنے کی وجہ سے علماء نے اس کا رد کیا ہے (قواعد فی علوم الحدیث ص 277)
علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں "**واعلم ان جرت الحفاظ کالحاکم وابن**

حبان و العقیلی وغیر هم انهم یحکمون علی حدیث بالبطلان من حیثته سند مخصوص لکون راویه اختلق السند لذ لک المتن ویکون ذلک المتن معروفا من وجه آخر و یذکر ون ذلک فی ترجمة ذلک الراوی یجر حو نه به(اللآلی المصنوعہ ص 137 ج 1)

اور جان لے کہ حفاظ مثل حاکم، ابن حبان، عقیلی وغیرھم کی یہ عادت ہے کہ وہ کسی حدیث پر بطلان کا حکم سند مخصوص کی حیثیت سے لگاتے ہیں اس راوی کے اس متن کے لئے اس سند کو گھڑنے کی وجہ سے اور وہ متن دوسری سند کے ساتھ معروف ہوتا ہے اور وہ اس راوی کے ترجمہ میں اس متن کو ذکر کر دیتے ہیں اور اس پر بھی اسکی وجہ سے جرح کر دیتے ہیں معلوم ہوا کہ عقیلی کبھی ایک سند کی وجہ سے اس کے متن پر بھی وضع کا حکم لگا دیتا ہے۔ ذہبی میزان میں علی بن مدینی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں ذکرہ العقیلی فی الضعفاء فبئس ما و ضع عقیلی ۔ عقیلی نے ان کو کتاب الضعفا میں ذکر کیا ہے بس جو کیا برا کیا۔ حالانکہ ابن مہدی کہتے تھے لوگوں میں سے حدیث کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں یحیٰی قطان کہتے تھے لوگ مجھے علی بن مدینی سے محبت کرنے کی وجہ سے ملامت کرتے ہیں حالانکہ میں اس سے تعلیم حاصل کرتا ہوں۔

ذہبی کہتے ہیں بخاری علی بن مدینی کی احادیث سے بھری ہوئی ہے۔ امام بخاریؒ کہا کرتے تھے کہ میں کسی کے سامنے اپنے آپکو چھوٹا نہیں سمجھتا مگر علی بن مدینی کے سامنے ۔ ذہبی عقیلی پر اس وجہ سے غصے ہیں اور کہتے ہیں۔ ا فلا عقلک یا عقیلی ا تد ری فی من تتکلم ۔ عقیلی کیا تجھے عقل نہیں ہے کیا تو جانتا ہے کس کے بارے میں تو نے جرح کی۔ ان حوالہ جات سے آپ کو عقیلی کے حال کا علم ہو گیا ہو گا کہ کس قدر متشدد ہے اور زبیر منکر حدیث اس کا سہارا لے رہا ہے۔ (جاری ہے)

اشارے (انعامی سکیم)

از قلم۔عمران سلفی

کامران بھائی! آج اہلحدیث یوتھ فورس کی طرف سے کنونشن ہے، آپ نے ضرور شرکت کرنی ہے۔خالد نے پرمسرت اظہار کے ساتھ دعوت دی۔کامران کیوں نہیں ۔اہلحدیث کنونشن ہواور میں حاضر نہ ہوں۔اصل جو بات آپ سے کرنی تھی وہ یہ ہے کہ سب ارکان کو یہ ھدایت ملی ہے کہ وہ اس کنونشن میں اپنی اپنی آراء بھی سوچ کر آئیں گے کہ اس جماعت کو کیسے منظم کیا اور پھیلایا جاسکتا ہے۔کامران۔ارے! یہی تو میری دلی تمنا تھی ۔چلوآج بھر پور موقع ملے گا۔(چنانچہ شام کو دونوں گاڑی پر سوار رواں دواں تھے اور اگلے ہی لمحے ہائی سکول کے گراونڈ میں موجود تھے اور کنونشن شروع ہوگیا)اہلحدیث ذمہ دار :اہلحدیث بھائیو!ذراڈسپلن کا مظاہرہ کریں۔دیکھیں!آج کا کنونشن بڑی اہمیت کا حامل ہےاوراس کا بنیادی نقطہ نظر یہ ہے کہ سب دوستوں نے ہدایات کے مطابق اپنی اپنی تجاویز پیش کرنا ہوں گی۔ہاں بھائی کامران! آپکی تجویز کیا ہے۔

کامران۔میرے ذہن میں ایک زبردست ترکیب آئی ہے جس سے اہلحدیث کی اشاعت اوراور حنفیت کے خاتمے کے لئے بڑی مدد ملے گی۔وہ کیا۔حاضرین نے بیک زبان پکارا ۔کامران

وہ یہ کہ ہماری سب مساجد میں یہ طریقہ جاری کیا جائے کہ جو بھی آدمی نماز پڑھنے کے لئے آئے اس کو انعام کے طور پر کچھ پیسے دیے جائیں۔آج مال کی محبت بہت ہے۔تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہماری مساجد بھر جائیں گی اورانشاءاللہ جو آئیں گے آہستہ آہستہ حنفیت کو بھی چھوڑ دیں گے۔ماشاءاللہ بہت اچھا۔مجمع سے آوازیں آنے لگیں۔اورکامران خوب داد وصول کر کے بیٹھ گئے۔

(کنونشن ختم ہوتے ہی دونوں واپس ہوئے اور کامران کے گھر دونوں دستر خوان پر نظر آرہے تھے)

کامران بھائی خالد! آج آپ افسردہ ہیں۔نہ آپ نے مجھے مبارک بادی ہے کہ میری تجویز بہت مقبول ہوئی۔خالد یار! آج ایسے لگ رہا ہے جیسے میری آنکھوں سے اندھیرا چھٹ رہا ہو۔کامران آپکی بات سمجھا نہیں۔خالد میں سوچ رہا ہوں کہ اگر ہمارا مذہب سچا ہے تو پیسے دے کر لوگوں کو لانے کی کیا ضرورت ہے۔دلائل سے قائل کیوں نہیں کر سکتے۔آج کے اس کنونشن کا واضح نتیجہ ہے کہ ہمارا مذہب دلائل سے خالی ہے۔کیونکہ یہ حربہ اہل حق استعمال نہیں کرتے بلکہ یہ ہمیشہ باطل کا وطیرہ رہا ہے۔اس لئے کم از کم یہ مذہب تو حق پر نہیں ہے ۔اور میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ احناف جو ہمیشہ دلائل کا میدان لگاتے ہیں اور لالچ والچ کا ان میں تصور ہی نہیں ہوتا۔

وہی حق پر ہیں جبکہ ہمارے ہاں تو ہر وقت لالچ کا انبار لگا رہتا ہے۔

کامران بھائی خالد! دل تو میرا بھی اس بارے میں کشمکش میں تھا۔لیکن میں نے سوچا کہ جب کام کرنا ہی ہے تو کھل کر تو کریں اسی لئے میں نے یہ تجویز دی۔

خالد اگر صلاحیتیں آزمانی ہیں تو حق کے لئے کیوں نہیں آزما سکتے۔

یاد رکھو! اس تجویز سے جتنی گمراہی پھیلے گی اس کا وبال آپ پر آئے گا۔اور گواہ ہو جاؤ! اب میں اس مذہب سے بیزار ہو چکا ہوں اور اب مذہب حنفی پر میرا شرح صدر ہو چکا ہے۔لھذا آج سے میں حنفیت قبول کر رہا ہوں۔کامران اب کیا کر رہے ہو۔حنفی بن کر کیوں آزمائش میں پڑ رہے ہو وہاں تو تکلیف ہی تکلیف ہے۔

خالد: ایسی آسائشوں کو لات مارتا ہوں جو حق سے دور کریں۔آپ کو باطل کے رستے میں مال قبول ہو۔مجھے حق کے رستے میں آزمائش قبول ۔خدا حافظ

جسد دونوں برزخ کی چیزیں قرار پاتے ہیں۔معلوم ہوا کہ برزخ کسی مکان، کمرہ، اور پلازہ کا نام نہیں ہے بلکہ زمانہ کا نام ہے روح اور جسد جہاں بھی ہیں برزخ میں ہیں۔ برزخ اپنے وسیع تر مفہوم کے لحاظ سے روح اور جسد دونوں کے ہر مقام کو شامل ہے۔لہذا آپ کی حیات حیات برزخیہ متفق علیہ ہے تو وہ عبارات پیش کرنا جن میں حیات برزخیہ کا ذکر ہے بھی بے فائدہ ہے کیونکہ حیات برزخیہ تو مسلمہ ہے۔

6-علماء اسلام نے جہاں موت کی یہ تعریف کی ہے کہ انقطاء روح عن الجسد یا جہاں (اللّٰہ یتوفی الانفس حین موتها) کی تفسیر میں جو یہ فرمایا ہے کہ بوقت موت روح کا جسد سے تعلق بالکل ختم ہوجاتا ہے یا روح کا جسد سے تعلق نہیں رہتا ہے وغیرہ وغیرہ عبارات پیش کرنا بھی بے سود ہے کیونکہ موت کے وقت دنیوی تعلق بالکل ختم ہوجاتا ہے اس میں تو کسی کو اختلاف نہیں۔اسی لئے تو مرنے والے کی تجہیز، تکفین، اور تدفین وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔لیکن حیات برزخی پر بھی تو سب کا اتفاق ہے۔اور حیات کی تعریف موت کے برعکس ”تعلق روح بالجسد“ ہے تو جب حیات دنیوی موت کی وجہ سے ختم ہوئی تو حیات برزخی کا آغاز ہوا جو لازماً تعلق روح بالجسد سے متحقق ہوگی۔پس بوقت موت ایک حیات ختم ہوتی ہے اور دوسری حیات کا دور شروع ہوا۔دوسرے لفظوں میں دنیوی تعلق منقطع ہوا اور برزخی تعلق جڑ گیا لہذا ان اکابرین کی عبارات جن میں یہ کہا گیا ہے کہ روح کا بوقت موت تعلق بالکل ختم ہوگیا ہے۔پیش کر کے حیات برزخی کی نفی کرنا یا تعلق برزخی کی نفی کرنا بھی بالکل بے فائدہ ہے کیونکہ جس تعلق کی وہ نفی کرتے ہیں وہ اور ہے جس کا اثبات کرتے ہیں وہ اور ہے نفی کرتے ہیں تعلق دنیوی کی اور اثبات کرتے ہیں تعلق برزخ کا،

نیز علماء اسلام کی ان عبارات سے حیات برزخی تعلق برزخی کی نفی کرنا تاویل القول بمالایرضی به القائل کی شرمناک مثال ہے۔کیونکہ بوقت موت انقطاع روح

۱۸۶،۱۸۳)

تبصرہ: امام بخاریؒ نے باب قائم فرما کر اس باب میں حدثنا عبداللہ بن محمد قال حدثنا یحیی بن آدم قال حدثنا ابوبکر بن عیاش قال حدثنا ابوحصین الخ کو تخریج فرمایا ہے (صحیح بخاری ص ۱۰۵۲ ج ۲ ط کراچی وص

۵۹۲ رقم الحدیث ۷۱۰۰ ط الریاض) امام بخاریؒ نے ابوبکر بن عیاش کی حدیث کو پہلے تخریج فرمایا ہے اور ابووائل کی حدیث بعد میں بیان کی ہے۔ جبکہ علی زئی دجال نے یہ تصریح کر رکھی ہے کہ ابوبکر بن عیاش کی تمام روایات صحیح بخاری میں متابعۃً ہیں۔ بالتحقیق والیقین ابوبکر بن عیاش اصالۃً ہے اور یہ علی زئی غیر مقلد کا سفید ہی نہیں سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 23: علی زئی لکھتا ہے کہ ۲۰ التوحید ب ۳۶ ج ۲ ص ۱۱۱۸۔ نیز لکھتا ہے کہ ۲۰ مرفوع: ابوبکر عن حمید عن انسؓ (والصحیح سمعت انساً۔ ذھبی) صحیح بخاری کے اسی صفحہ پر معبد بن ھلال عن انسؓ کی سند کے ساتھ شفاعت والی طویل روایت موجود ہے۔ ابوبکر کی روایت اسی کا اختصار ہے۔ النھایہ فی الفتن والملاحم ج ۲ ص ۲۱۰، ۲۱۴، ۲۱۸) وغیرہ میں اس کے متعدد شواہد بھی موجود ہیں۔

بلفظہ (نور العینین ص ۱۸۳، ۱۸۶)

تبصرہ: امام بخاریؒ نے باب کلام الرب یوم القیمہ مع الانبیاء وغیرھم قائم فرما کر حدثنا یوسف بن راشد قال حدثنا احمد بن عبداللہ قال حدثنا ابوبکر بن عیاش عن حمید قال سمعت انساً الحدیث کو اصالۃً تخریج فرمایا ہے۔ دیکھئے (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۱۱۸ ط کراچی وص ۶۲۵ رقم الحدیث ۷۵۰۹ ط الریاض) اور معبد بن ھلال والی حدیث متابعت میں ہے اور نھایہ کی روایات شواہد میں ہیں جبکہ علی زئی دجال نے یہ تصریح کر رکھی ہے کہ ابوبکر بن عیاش کی تمام روایات صحیح بخاری میں متابعۃً ہیں اور بالتحقیق والیقین ابوبکر بن عیاش کی یہ روایت بھی اصالۃً ہے یہ

علی زئی کا سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

اقسام تقلید: قارئین کرام یاد رہے ائمہ فقہاء و محدثین و اصولیین علماء اہل اسلام نے تقلید کی کئی اقسام بیان کی ہیں مگر ہم بخوف طوالت اسکا ذکر نہیں کرتے۔ضروری قسمیں بیان کرتے ہیں

یاد رہے تقلید و اتباع و اقتداء ہم معنی ہیں کما لا یخفیٰ علی اھل العلم۔قسم اول تقلید محمود۔یعنی جس کی مدح و تعریف بیان کی گئی ہے اور اسکا حکم قرآن و سنت و اجماع اور قیاس و اقوال ائمہ سے ثابت ہے کمافی القرآن والتفسیر والحدیث والاجماع والقیاس الائمہ)

قسم ثانی: تقلید مذموم یعنی جس کی مذمت قرآن و سنت و اجماع و ائمہ کے قیاس و اقوال سے ثابت ہے کما لا یخفیٰ علی اھل العلم۔کمافی القرآن والتفسیر والحدیث والقیاس الائمہ.

تنبیہ: ائمہ نے جس تقلید سے منع کیا ہے ان کی دو قسمیں ہیں ا۔تقلید مذموم جو آبا و اجداد کی اندھی تقلید کرنا جو غیر مجتہد تھے۔۲۔مجتہدین کو تقلید سے تنبیہا منع کرنا تا کہ وہ سستی نہ کریں خود اجتہاد کریں۔ خلاصہ۔ائمہ مجتہدین وغیرھم نے تقلید مذموم سے منع کیا ہے اور اسی طرح تنبیہا منع کیا ہے نہ کہ تقلید محمود سے بلکہ تقلید محمود کے کرنے کا انہوں نے حکم دیا ہے کما لا یخفیٰ علیٰ اہل العلم.

علی زئی جھوٹ نمبر 24: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہد و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں کما تقدم (ص ۲۹ و فتاوی ابن تیمیہؒ ۲۰۔۱۰: ۲۱۱) بلفظہ امین اوکاڑوی کا تعاقب للعلیزئی ص ۳۸ مکتبہ اسلامیہ مئی ۲۰۰۵ء)

تبصرہ: امام اعظم فی الفقہاء ابی حنیفہ النعمان بن ثابت التابعی الکوفی م ۱۵۰ھ نے اپنے سے اعلم کی تقلید کو جائز اور عامی پر تقلید کو تقریباً واجب اور تقلیدی ایمان کو صحیح قرار دیا ہے مثلاً قال الامام ابوبکر الرازی الحنفیؒ ''ولا فرق عندنا علی قول ابی حنیفہؒ فی جواز تقلیدہ بغیرہ۔لا

یمنع من التقلید مطلقا وعلیہ سفیان الثوریؒ واسحاق وابوحنیفہؒ۔ فعلی العامی تقلیدہ (الاصول الجصاص للرازی ص ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، والتقریر والتحبیر لابن الحاج ج ۳ ص ۴۴۰ والکفایہ علی الھدایہ ج ۲ ص ۲۹۴ ونحوہ اصول البزدوی ص ۲۳۶. والاحکام فی اصول الاحکام الآمدی ج ۴ ص ۴۳۰ واصول الدین لابی منصور ص ۲۸۰، ۲۸۱ وفواتح الرحموت ص ۴۳۲، ۴۳۳ وغیرھا)

ان مذکورہ تصریحات سے امام اعظم ابوحنیفہؒ نے تقلید (محمود) کو جائز اور عامی آدمی پر تقلید کو تقریباً واجب قرار دیا ہے جبکہ علی زئی کذاب نے تصریح کر رکھی ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں جبکہ یہ علی زئی کذاب کا امام اعظم ابوحنیفہ جیسے مجتہد پر واضح جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 25: علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ: یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں (تعاقب امین اوکاڑوی ص ۳۸)

تبصرہ: امام اوزاعیؒ م ۱۵۷ھ (یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرھما کے راوی ہیں) نے بھی مطلق تقلید کو جائز اور تقلیدی ایمان کو صحیح قرار دیا ہے اور مقلد کو مومن اور اہل اسلام قرار دیتے ہیں مثلاً۔ ھذا الاصل فی الایمان من اعتقد تقلید۔ قال اصحابنا کل من اعتقد ارکان الدین تقلیداً من غیر معرفۃ بادلتھا الی ان قال ھو مومن وحکم الاسلام لہ لازم الی ان قال ھذا قول الشافعیؒ، ومالکؒ، والاوزاعیؒ الخ

(اصول الدین لابی منصور ص ۲۸۰، ۲۸۱ ط بیروت ونحوہ التقریر والتحبیر لابن الحاج ج ۳ ص ۴۳۶)

اس تصریح سے ثابت ہے کہ امام اوزاعیؒ نے تقلید ایمان کو صحیح اور تقلید محمود کو صحیح قرار دیا ہے۔ جبکہ علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدینس و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع

کرتے ہیں۔ یہ علی زئی کذاب کا امام اوزاعی پر واضح جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 26: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

تبصرہ: امام سفیان ثوریؒ م ۱۶۱ھ یہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی ہیں نے بھی مطلق تقلید کو جائز اور تقلیدی ایمان کو صحیح قرار دیا ہے مثلاً من قال یجوز لہ تقلید العالم وحکی ذلک عن سفیان الثوریؒ الخ ۔ومن قال ھو مومن وحکم الاسلام لہ الی ان قال ھذا قول الشافعی ومالک والاوزاعی والثوریؒ الخ (کتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب ص ۶۹ ج ۲ واصول الدین لابی منصور ۲۸۰، ۲۸۱ ونحوہ فی التقریر والتحبیر لابن الحاج ج ۳ ص ۴۳۶ وغیرھم) اس تصریح سے تو امام سفیان ثوریؒ نے تقلید محمود کو جائز اور تقلیدی مقلد کے ایمان کو صحیح اور اسکو مسلمان قرار دیا ہے جبکہ علی زئی نے تصریح کر رکھی ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ یہ علی زئی کذاب کا امام سفیان ثوریؒ پر سیاہ جھوٹ ہے

علی زئی جھوٹ نمبر 27: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدیں و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

تبصرہ: امام مالک المدنیؒ م ۱۷۹ھ (صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیرھما کے راوی ہیں) نے مطلق تقلید محمود کو جائز اور تقلیدی ایمان کو صحیح اور مقلد کو مومن اور س اہل اسلام قرار دیتے ہیں مثلاً لا یمنع من التقلید مطلقاً، ومن قال ھو مومن وحکم لہ الاسلام لہ لازم الی ان قال ھذا قول الشافعیؒ، ومالکؒ، علی المذھب الصحیح لصحۃ ایمان المقلد عند الائمۃ الاربعۃ الخ وقال الامام القرطبیؒ (لا یمنع من التقلید مطلقاً) وھو الذی ظھر من تمسک مالک فی الموطا الخ (التقریر والتحبیر لابن الحاج ص ۴۲۰ ج ۳، واصول الدین لابی منصور ص ۲۸۰ وفواتح الرحموت ص

۴۳۲،۴۳۳ وغیرھا)

ان تصریحات س سے امام مالکؒ نے مطلق تقلید اور تقلیدی مقلد کے ایمان کو صحیح قرار دیا ہے اور ائمہ فقہاء کے اقوال بغیر مطالبہ دلیل اپنی موطا میں تقلیداً لیئے س ہیں جبکہ علی زئی تصریح کر رکھی ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں یہ علی زئی کذاب کا امام مالک المدنیؒ پر سیاہ ترین جھوٹ ہے

علی زئی جھوٹ نمبر 28: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

تبصرہ: امام ابو یوسف القاضیؒ م ۱۸۲ھ جو کہ مشہور امام۔ قاضی القضاۃ ہیں نے مطلق تقلید کو بھی جائز اور عامی پر تقلید محمود کو جائز قرار دیا ہے مثلاً ان التقلید الصحابیؓ اذا لم یعلم خلافہ من اھل عصرہ الخ فعلی العامی تقلیدہ۔ (اصول الجصاص الرازی ص ۱۷۲۔ والمیز ان فی اصول الفقہ للسمر قندی ص ۳۵۳،۳۵۴، والکفایہ علی الھدایہ ص ۲۹۴ ج ۲) اس تصریح سے امام ابو یوسف القاضیؒ نے مطلق تقلید کو تقریباً جائز اور عامی پر تقلید کو تقریباً واجب قرار دیا ہے جبکہ س علی زئی نے تصریح کر رکھی ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ یہ علی زئی کذاب کا قاضی القضاۃ پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 29: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

تبصرہ: امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ م ۱۸۹ھ یہ مشہور امام و شیخ الشافعی ہیں انہوں نے اپنے سے زیادہ اعلم کی تقلید کو جائز اور عامی پر تقلید محمود کو تقریباً واجب قرار دیا ہے۔ مثلاً قال محمد بن الحسن۔ یجوز للعالم تقلید من ھو اعلم منہ۔ فعلی العامی تقلیدہ۔ (اصول الجصاص للرازی ص

۳۷۳، والتبصرہ فی اصول الفقہ للشیرازی ص ۲۳۷ وکتاب الفقیہ والمتفقہ للخطیب ص ۶۹ ج ۲ والاحکام فی اصول الاحکام لآمدی ص ۴۳۰ ج ۴ والمستصفیٰ للغزالی ص ۳۶۹ والتقریر والتحبیر لابن الحاج ص ۴۲۰ ج ۳ والکفایہ علی الھدایہ ص ۲۹۴ ج ۲ وغیرھا) اس تصریح سے امام محمد بن الحسنؒ نے عالم کو زیادہ بڑے عالم کی محمود تقلید کرنا جائز اور عامی پر تقلید کو تقریباً واجب قرار دیا ہے جبکہ علی زئی نے یہ تصریح کر رکھی ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں یہ علی زئی جیسے کذاب کا امام محمدؒ جیسے مجتہد پر سیاہ ترین جھوٹ ہے۔

علی زئی جھوٹ نمبر 30: علی زئی لکھتا ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں (تعاقب امین اوکاڑوی للعلیزئی ص ۳۸)

تبصرہ: امام محمد بن ادریس الشافعیؒ م ۲۰۴ھ (یہ صحیح بخاری معلقاً و سنن اربعہ کے راوی ہیں) نے مطلق تقلید محمود کو جائز اور تقلیدی ایمان اور مقلد کے ایمان کو صحیح قرار دیا ہے اور خود بھی تقلید کرتے تھے مثلاً قد صرح الشافعی بالتقلید۔ قلت (ای الشافعیؒ) تقلیداً لعمرؓ۔ وقلتہ تقلیداً لعثمانؓ۔ وقلتہ تقلیداً لعطاءؒ۔ علی المذھب الصحیح لصحۃ ایمان المقلد عند الائمۃ الاربعۃ الخ مقلد کو مومن اور اہل اسلام قرار دیتے تھے۔

(اعلام الموقعین لابن القیمؒ ص ۱۸۵، ۱۸۶ ج ۲ واصول الدین لابی منصور ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ و فواتح الرحموت ص ۴۳۲، ۴۳۳ ج ۳) ان تصریحات سے امام شافعیؒ نے مطلق تقلید کو جائز اور مقلد کے ایمان و اسلام کو صحیح قرار دیا ہے اور خود بھی اپنے سے زیادہ اعلم کی تقلید کی ہے جبکہ علی زئی نے تصریح کر رکھی ہے کہ یہ چاروں مجتہدین و دیگر علماء تمام مسلمانوں کو تقلید سے منع کرتے ہیں۔ پس یہ علی زئی کذاب کا امام شافعیؒ پر واضح ترین جھوٹ ہے۔

سفرنامہ مولانا ابوبکر غازی پوری مدظلہ

قسط نمبر 2

مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی مدظلہ

مولانا غازی پوری حضرت اوکاڑوی کی وفات پر تعزیت کے لئے بھی نہ آسکے راہ میں ملکی سرحدیں حائل تھیں نہ جانے اپنے ہم مشن کی وفات پر کس قدر تڑپے ہوں گے اور دل کی دنیا پر کیا گزری ہوگی۔ خیر حضرت کی وفات سے سات سال بعد یہ پہلی تشریف آوری تھی۔ بندہ کے ذہن میں حضرت کا دبلا پتلا جسم تھا جبکہ دیکھنے پر پتہ چلا کہ بھاری بھرکم بسطۃ فی العلم والجسم کا کامل مصداق ہیں۔ سادہ سا لباس، سادہ سی ٹوپی، عصر کے بعد محفل جم گئی۔ بندہ کا تعارف مولانا محمد الیاس گھمن نے ان الفاظ میں کروایا۔ یہ مولانا محمد محمود عالم صاحب ہیں حضرت اوکاڑویؒ کے بھتیجے اور ہمارے تخصص کے استاذ۔ مولانا کا تعارف گویا حضرت سے روابط پیدا کرنے کا ویزہ تھا۔ بندہ جلدی سے حضرت کے قریب ہوگیا اور پاؤں بھی دبانے لگا اور حضرت اوکاڑویؒ کے پاس گزرے ہوئے لمحات کی یادیں بکھیرنے لگا

چند ارماں، چند یادیں، چند صدمے، چند غم
کائنات دل انہی کو آج کل پاتا ہوں میں

بندہ نے اپنی کتب فتوحات صفدر، تسکین الاذکیا فی حیات انبیاء علیہم السلام، قطرات العطر شرح اردو نخبۃ الفکر" مختصر تعارف سے پیش کیں۔ اتنے میں ہمارے علامہ ذھبی کا تعارف بھی حضرت کو کروادیا۔ حضرت نے فرمایا بھئی ذھبی تو تم نے پیدا کر دیا کوئی ابن حجر بھی پیدا کرلو۔ خیر یہ محفل بہت اچھی رہی۔ مغرب کے بعد حضرت نے تخصص کے طلبا کو سبق پڑھایا ۔ بندہ تفصیل سے تخصص کے اسباق کی ترتیب کے متعلق بتا چکا تھا۔ حضرت بہت خوش تھے فرمایا اس طرح کا تخصص پورے ہندوستان میں ایک بھی نہیں۔ تم نے تو بہت کام کیا ہے مجھے

تو علم ہی نہیں تھا کہ اس قدر بڑا کام تم لوگ کر رہے ہو"۔ حضرت تخصص کی لائبریری سے بھی بہت متاثر ہوئے۔ بندہ نے سبق کے آخر میں حضرت اوکاڑویؒ کی ٹوپی پیش کی کہ یہ برکت کے لئے رکھی ہے اور ہر سال تخصص کرنے والے طلباء کو دو، دو منٹ پہناتا ہوں آپ بھی پہن لیں تاکہ مزید برکت والی ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا میں تو خود برکت حاصل کرنے کے لئے پہنوں گا۔ بندہ نے کہا آپ اپنی نیت کر لیں ہم اپنی۔ حضرت نے بڑی خوشی سے اس ٹوپی کو پہن لیا۔ کچھ اور مناظرین ساتھی بھی موجود تھے انہوں نے بھی تمنا کی مگر میں نے کہا یہ صرف تخصص کے طلباء کی خصوصیت ہے کہ انہی کو پہنائی جاتی ہے۔ رات کو بعد نماز عشاء حضرت کا انٹرنیٹ پر بیان ہوا۔ حضرت اس سے بہت خوش ہوئے جب یہ بتایا گیا کہ یہ بیان پاکستان برطانیہ، امریکہ، سعودیہ، دوبئی اور بہت سے ملکوں میں سنا جا رہا ہے۔ صبح ناشتہ پر چند جید علماء کرام بھی مدعو تھے جن میں نمایاں جامع المعقولات والمنقولات ،استاذ العلماء حضرت مولانا عبد الجبار صاحب صدر المدرسین چوکیرہ تھے۔ ناشتہ کے بعد حضرت غازی پوری کا قافلہ فیصل آباد کی طرف روانہ ہوا۔ اب حضرت غازی پوری، مولانا الیاس گھمن صاحب۔ حضرت مولانا عارف صاحب استاذ جامعہ مدنیہ لاہور اور بندہ یہ حضرات اس قافلہ میں شریک تھے۔ مولانا عارف صاحب انتہائی خوش مزاج آدمی ہیں باصلاحیت ہونے کے ساتھ ساتھ تکلف اور بناوٹ سے پاک ہیں۔ یہ وصف بہت کم علماء میں ملتا ہے ۔اس لئے یہ سفر سہ آتشہ بن گیا ایک مولانا غازی پوری دوم مولانا الیاس صاحب سوم مولانا عارف صاحب ۔ بندہ سہ آتشہ سفر کرنے کے لئے ساتھ تھا۔ یہاں سے فیصل آباد جاتے ہوئے سرگودھا کے مدرسہ جامعہ نعمانیہ کچھ دیر رکے اور طلباء کو بیان فرمایا پھر مولانا عبد الرحمٰن صاحب للکسیاں کے مدرسہ میں گاڑی میں بیٹھے بیٹھے ہی دعا کروائی ۔ یوں وقت سے بھی تقریباً آدھ گھنٹہ قبل ہم فیصل آباد پہنچ گئے۔ ہمارے ناظم اعلیٰ صاحب بحمد للہ بہترین ڈرائیور

کی بنیاد پر سب لوگ اس فرقہ سے نفرت کرتے ہیں۔

کتے، پیشاب اور خنزیز کے بارے میں غیر مقلدین کا موقف

(الف) مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق خان بھوپالی کے صاحبزادے اور مشہور غیر مقلد مصنف نور الحسن خان لکھتے ہیں "آدمی کا پاخانہ اور اس کا پیشاب ناپاک ہے۔ لیکن دودھ پیتے بچے کا پیشاب اور کتے کا لعاب پاک ہے (النہج المقبول" ۲۰ مطبع شاہجہانی بھوپال)

(ب) مشہور غیر مقلد مصنف اور ان کے مایہ ناز عالم جناب وحید الزمان لکھتے ہیں "مچھلی کا خون پاک ہے اور اسی طرح کتا اور اس کا لعاب ہمارے محققین علماء کے نزدیک پاک ہے (نزل الابرار ج ا ص ۳۰، سعید المطابع بنارس ۱۳۲۸ھ)

(ج) مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان بھوپالی مجتہدانہ انداز میں لکھتے ہیں "جس حدیث میں کتے کے جھوٹے پانی کو ناپاک کہا گیا ہے وہ حدیث کتے کے گوشت، اس کی ہڈی، اس کے خون، اس کے بال اور اس کے پسینہ کی نجاست پر دلالت نہیں کرتی۔ بلکہ نجاست کا حکم صرف اس کے جھوٹے پانی کے ساتھ مختص ہے اور قیاس کی بنیاد پر ان چیزوں کو بھی ناپاک قرار دینا بہت بعید ہے (بدور الاہلہ ص ۱۶)

(د) جناب وحید الزمان لکھتے ہیں "اور تمام جانوروں کے جھوٹے پانی کا یہی حکم ہے سوائے کتے اور خنزیر کے جھوٹے پانی کے کہ اس میں دو قول ہیں اور زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ کتے اور خنزیر کا جھوٹا پانی ناپاک ہے (نزل الابرار ج ا ص ا)

(ھ) علامہ مذکورہ اپنی محققانہ بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے کتے کی بابت لکھتے ہیں "اگر کتا پانی میں گر گیا اور پانی کا کوئی وصف نہیں بدلا تو پانی فاسد نہیں ہوگا۔ اگرچہ وہ پانی اس کے منہ کو بھی لگ گیا ہو اور اسی طرح کتا اپنا جسم جھاڑے اور اس کے چھینٹے کپڑا پر پڑیں یا جسم کے عضو پر پڑیں تو وہ ناپاک نہیں۔ چاہے اس عضو کو کتے کا لعاب بھی لگ جائے۔ نیز

ہوگی۔ایسے کلمات سن کر کر بحمد للہ بندہ تکبر کا شکار ہونے کے بجائے دل بہ نیاز سجدہ گزار ہوجاتا ہے۔خیر حضرت کا وہاں بیان ہوا چار ہزار کے قریب طلباء کو دیکھ کر پھر جس حسن سلیقہ سے وہ بیٹھے تھے دل باغ باغ ہو گیا۔قاری یسین صاحب خود تو عمرہ پر تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ان کے فرزند گرامی میزبانی کے فرائض انجام دے رہے تھے۔صاحبزدگان میں صاحبزادوں والا تکبر وغرور بھی نہ تھا اللہ تمام علماء کی اولادوں کو اس سے محفوظ رکھے ۔بیان ہی میں دو شخصیات ایسی شریک ہوئیں جو نمایاں مقام کی حامل معلوم ہوتی تھیں ۔جب بیان کے بعد کمرہ میں پہنچے تو تعارف ہوا کہ ایک شیخ الحدیث مولانا طیب صاحب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد اور دوسرے مولانا زاہد صاحب ان کے چھوٹے بھائی تھے ۔بندہ نے ان کا تعارف اور جامعہ امدادیہ کا تعارف حضرت کو کروایا۔مولانا طیب صاحب سے کافی علمی باتیں ہوئی۔بندہ کی کتاب قطرات العطر پر مولانا زاہد صاحب تقریظ لکھ چکے تھے ۔اس لئے ان سے بھی ملاقات اجنبی نہ تھی ۔دونوں حضرات نے انتہائی پر زور درخواست کی کہ حضرت غازی پوری کو جامعہ امدادیہ میں ضرور لایا جائے تا کہ جامعہ بھی آپ کی برکت سے مستفید ہو سکے۔چنانچہ ظہر کے فوراً بعد ہم جامعہ امدادیہ پہنچ گئے۔بندہ زندگی میں پہلی دفعہ جامعہ امدادیہ گیا تھا۔شہرت تو بچپن سے سنی تھی پھر اس سال جامعہ کے ایک ذکی فہیم فاضل مولوی عمر دراز صاحب بھی ہمارے تخصص میں ہیں اور وہ وقتاً فوقتاً وہاں کے ذوق کا تعارف کرواتے رہتے ہیں۔جامعہ کو ماشاء اللہ خوب صورت پایا جامعہ کے ایک ایک چیز سے شیخ الحدیث مولانا نذیر احمدؒ کی نفاست کا ذوق ٹپک رہا تھا۔جامعہ میں طلباء سے مختصر بیان ہوا۔البتہ ایک افسوس باقی رہے گا کہ جامعہ کے استاذ ولی کامل حضرت مولانا فضل احمد صاحب کی زیارت سے محروم رہے وقت کی قلت کی بناء پر ان کی تلاش وجستجو نہ کر سکے ۔مولانا قاضی صاحبؒ کے ان چار خوش قسمت خلفاء میں سے ہیں جن کو حضرت کی طرف سے خلعت خلافت نصیب ہوئی۔

مسئلہ قربانی کے متعلق ایک فتوی

مولانا مقصود احمد پاکپتنی

محترم جناب مدیر قافلہ حق صاحب۔کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام دریں مسائل کے بارے میں کہ۔

ذوالحجہ کے مہینے میں مسلمانوں کی ایک اہم عبادت اور محبوب عمل جو قربانی ہے۔۱۔قربانی کا ثبوت؟ ۲۔اس کا حکم سنت یا واجب کیا ہے؟ ۳۔قربانی کن جانوروں کی جائز ہے؟ ۴۔انکی عمر کتنی ہو؟ ۵۔اسمیں کتنے آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟ ۶۔قربانی کس وقت کی جائے؟

۷۔قربانی کرنے کے کتنے دن ہیں؟ ۸۔قربانی کا نصاب کیا ہے؟ ۹۔کس آدمی پر واجب ہوتی ہے؟ ۱۰۔خصی جانور کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟ ۱۱۔قربانی کا جانور کون ذبح کرے؟ تو آپ جناب مدیر قافلہ حق ان مسائل میں غیر مقلدین کا اختلاف واضح فرما کر قرآن وسنت اور عبارات فقہاء کی روشنی میں جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔(شکریہ)

السائل: محمد احمد بن رحمت علی سکھیرا۔چک بھیلہ تحصیل وضلع پاکپتن

الجواب باسم ملھم الصواب۔

آپ کے تمام مسائل کا جواب نمبر وار دیا جاتا ہے۔

۱۔قال اللہ تعالیٰ۔فصل لربک وانحر۔پس آپ (علیہ السلام) اپنے رب کی نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے۔وانحر سے مراد النسک والذبح یوم الاضحیٰ یعنی قربانی کرنا عید کے دن۔(تفسیر طبری ص ۳۶۸ ج ۱۴، طبع بیروت۔ وتفسیر الدر المنثور للسیوطی ص ۶۸۹ ج ۶ بیروت، اور نحر البدن یعنی اونٹ کی قربانی کرنا۔تفسیر ابن عباس ص ۳۹۷)

۲۔قال اللہ تعالیٰ ولکل امۃ جعلنا منسکا الخ۔۔ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کرنا بنایا :
منسکا سے مراد اھراق الدماء خون بہانا ہے یعنی قربانی کرنا ۔تفسیر طبری ص ۱۹۱ ج ۱۰۔اور حضرت مجاہد بھی یہی مراد لیتے ہیں۔حضرت عکرمہؓ نے منسکا سے مراد جانور ذبح کرنا لیا ہے۔تفسیر الدر المنثور ص ۳۳۸ ج ۴۔اسی طرح آپ علیہ السلام نے فرمایا جب صحابہ کرامؓ نے قربانی کے بارے میں سوال کیا کہ یہ سنت ابیکم ابراھیم کہ تمہارے باپ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی سنت (طریقہ) ہے ۔اور پھر اجر وثواب کے متعلق سوال کیا تو ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے بدلے ایک ایک نیکی ملتی ہے (ابن ماجہ ص ۲۲۶ ص مسند احمد)
خلاصہ۔حضرات مفسرین نے بھی ان آیات سے قربانی کرنا مراد لیا ہے اور حضور ﷺ نے بھی قربانی پر اجر وثواب بیان فرمایا ہے اور قربانی میں جانور ذبح کرنا ضروری ہے۔جانور کی قیمت کے برابر صدقہ کرنا درست نہیں۔

2- قربانی واجب ہے ۔۱۔عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقرین مصلانا۔حضرت ابو ہریرۃ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس آدمی کے پاس قربانی کرنے کی گنجائش ہے لیکن پھر بھی قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ۔۔۔ (ابن ماجہ ص ۲۲۶ و مسند احمد و مسند ابی یعلی الموصلی و مصنف ابن ابی شیبہ و مستدرک حاکم و دار قطنی میں موجود ہے)۔ ۲۔عن مخنف بن سلیم قال کنا وقوفاً عند النبی علیہ السلام بعرفۃ فقال یاایھا الناس ان علی کل اھل بیت فی عام اضحیۃ۔مخنف بن سلیمؓ سے مروی ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ عرفہ میں ٹھرے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو بلاشبہ ہر اہل خانہ (صاحب نصاب) پر قربانی لازم ہے۔
(ابن ماجہ ص ۲۲۶) تو معلوم ہوا کہ حضور کی وعید سے اور دوسری حدیث سے کہ قربانی واجب ہے۔لیکن ایک تو مولود فتنہ اہل حدیث کے ہاں قربانی سنت ہے۔اور انکو دھوکہ ترجمۃ

الباب میں یا حدیث میں لفظ سنت سے لگا۔ حالانکہ یہ سنت بمعنی واجب ہے جیسے کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ الختان سنۃ کہ ختنہ کرنا سنت ہے جب کہ ادھر سنت سے مراد واجب ہے اور سنت سے تعبیر اس لئے کیا گیا کہ یہ مسلمانوں کا طریقہ ہے لیکن حکم واجب میں ہے۔

۳۔ اونٹ، بکر، گائے، بھینس، بھیڑ (نر و مادہ) کی قربانی جائز ہے اسکے علاوہ کی قربانی کرنا درست نہیں فتاوی قاضی خان ص ۳۳۱ ج ۴۔ وشامی ۴۵۳ ج ۹ بعض حضرات بھینس کی قربانی جائز نہیں سمجھتے (حالانکہ اس کا گوشت، دودھ، وغیرہ استعمال کرتے ہیں) اس کا جواب یہ ہے کا اس کا حل اھل لغت نے یہ کیا ہے کہ بھینس کوئی الگ چیز نہیں بلکہ گائے کی قسم ہے (جگالی کرتی ہے، تھن چار ہیئت وغیرہ ایک طرح کی ہے) دیکھے المنجد وتحسب الجوامیس مع البقر کہ بھینس کو گائے ساتھ ہی شمار کیا جائے گا مصنف عبدالرزاق ص ۲۳ ج ۴ وفتاوی قاضی خان ص ۳۳۱ ج ۶ اور فتاوی ستاریہ میں لکھا ہے کہ اسکی قربانی جائز ہے ص ۱۵ ج ۲۔ لیکن مرغ کی قربانی کسی صورت میں نہیں کی جاسکتی (کیونکہ یہ آگ پرستوں کا طریقہ ہے) لیکن غیر مقلدین کے ہاں مرغ کی قربانی بھی جائز ہے (فتاوی ستاریہ ص ۲۷ ج ۲)

4۔ قربانی کا جانور اونٹ پانچ سال مکمل. گائے، بھینس دو سال مکمل، بکرا ایک سال اور دنبہ چھترا چھ ماہ کا بھی قربانی کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ موٹا تازہ اتنا ہو کہ سال برابر دکھائی دے ۔یعنی جانور میں عمر کا اعتبار ہے (اور یہی مسنہ کا شرعی معنی ہے) نہ کہ حقیقۃً دانت ٹوٹنے کا یہ تو صرف نشانی ہے:

عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ لا تذبحوا الا مسنۃ۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم (جانوروں میں سے) مسنہ کی قربانی کرو الخ۔ اور مسنۃ کی تشریح وہی ہے جو اوپر کردی گئی۔ دیکھے مغنی لابن قدامہ ص ۴۷۹ ج ۲ وھدایہ ص ۴۴۷ ج ۴، فتاوی

قاضی خان ص ۳۳۱ ج ۴، فتاوی عالمگیریہ ص ۳۶۷ ج ۵، شامی ۴۶۶ ج ۹، فتاوی نذیریہ ص ۲۵۷ ج ۲، فتاوی ثنائیہ ۸۰۵ ج ۱، طبع لاہور۔

۵۔اونٹ، گائے، بھینس، میں سات اور بکرا، بھیڑ میں ایک ہی آدمی شریک ہوسکتا ہے۔عن جابر قال خرجنا مع رسول اللہ۔۔۔فامرنا رسول اللہ ان نشترک فی الابل البقر کل سبعۃ منا فی بدنۃ مسلم ص ۴۲۴ ج ۲ حضرت جابرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو حکم دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ ہم اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی شریک ہوں۔اسی طرح نبی کریم ﷺ کی فعلی حدیث بھی ہے عن جابر قال نحرنا مع رسول اللہ ﷺ بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ ترمذی ص ۲۷۶ ج ۱ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے مقام حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اونٹ کی اور گائے کی سات سات آدمیوں نے مل کر قربانی کی۔اسکے علاوہ اور بھی بہت ساری احادیث اس پر دال ہیں کہ اونٹ اور گائے میں سات سات آدمی ہی شریک ہوسکتے ہیں اور اس پر کچھ فتاوی جات ملاحظہ فرمائیے۔فتاوی قاضی خان ص ۳۳۱ ج ۴ و عالمگیریہ ص ۳۶۷ ج ۵ و شامی ص ۴۵۹ ج ۹ وغیرھا لیکن غیر مقلدین کے مذہب میں اونٹ میں سات کے بجائے دس آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔دلیل انکی حدیث ابن عباسؓ ہے کہ ہم نے سفر میں قربانی کی تو اونٹ میں ہم دس آدمی شریک ہوئے۔ترمذی ص ۲۷۶ ج ۱۔ جواب نمبر1.

اس حدیث کو خود امام ترمذی نے حسن غریب قرار کہا اور ہماری حدیث کو (کہ سات شریک ہوئے) کو حسن صحیح قرار دیا ہے تو صحیح کو بہر حال ترجیح ہوتی ہے۔جواب 2-امام ترمذیؒ نے دونوں حدیثوں کو نقل کرنے کے بعد تمام اھل علم اور صحابہ کا عمل ہماری حدیث پر بتلایا کہ یہ معمول بہ حدیث ہے تو ترجیح بھی اسکو ہوگی۔اور مزید براں خود مولوی عبدالرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد نے بھی دس والی روایت کو غریب قرار دیا ہے (تحفۃ الاحوذی ص ۳۵۶ ج ۲)

باقی ایک بکری کی قربانی تمام اھل خانہ کو کفایت کر جائے گی تو غیر مقلدین کے ہاں کفایت کر جائے گی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ کے دور میں ایک بکری کی قربانی اپنی اور تمام اھل خانہ کی طرف سے کی جاتی اور پھر اس کا گوشت سب کو دیا جاتا (ترمذی ص۲۷۶ ج۱) جواب نمبر۱ تمام اھل خانہ کی طرف سے کفایت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ادھر انکو ثواب میں شریک کرنا مقصود ہے نہ یہ کہ ایک کے ایک قربانی کرنے کی وجہ سے تمام سے واجب ادا ہو گیا۔ اگر یہی مطلب ہو تو پھر ھذا من لم یضح من امتی (کہ یہ مینڈھا میری امت کے ان افراد کی طرف سے ہے جنہوں نے قربانی نہیں کی) حدیث کی وجہ سے ہم پر قربانی واجب نہیں کیونکہ قربانی تو ہماری طرف سے حضور ﷺ نے کر دی ۲۔ یا پھر تمام ایسے لوگوں کی طرف سے ایک ہی کافی ہونی چاہیے جب کہ ایسا نہیں ۔۳۔

پھر دوسری احادیث میں اونٹ گائے میں سات سات آدمیوں کی حد بندی کیوں کی گئی ؟۴۔ اور حدیث من وجد سعۃ ولم یضح کا کیا مطلب ہے کہ جو آدمی گنجائش پائے تو قربانی نہ کرے) جبکہ حضور ﷺ نے ہماری طرف سے قربانی ادا کر دی تو ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوا کہ اھل خانہ کا ثواب میں شریک کرنا مراد ہے نہ کہ تمام کی طرف سے ادا بھی ہو۔

۶۔ قربانی کرنے کا وقت شہر والوں کے لئے نمازِ عید ادا کرنے کے بعد اور دیہاتیوں (جن پر جمعہ واجب نہیں) کے لئے صبح صادق کے طلوع ہوتے ہی وقت شروع ہو جاتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد کریں (فتاوی عالمگیریہ ص۲۹۴ ج۵ فتاوی قاضی خان ص ۳۳۹ ج۶ شامی ص۲۰ ۴ موطا محمد ۹۲۸۲) لیکن غیر مقلدین کے ہاں شہری اور دیہاتی دونوں کے لئے وقت قربانی نماز عید کے بعد ہے (فتاوی ثنائیہ ص۸۰۶ ج۱ فتاوی نذیریہ ص۲۵۶ ج۳)

۷۔قربانی کے تین دن ہیں، دسواں، گیارھواں، بارواں، (ان دنوں کے بعد ذبح کیا جانے والا جانور قربانی کا شمار نہیں ہوگا اور پہلے دن قربانی کرنا افضل پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن) دیکھیے قال اللہ تعالیٰ و یذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات اسکے تحت حضرت ابن عمرؓ کا ارشاد ہے کہ فالمعلومات یوم النحر و یومان بعد یوم النحر ۔کہ قربانی کے تین دن ہیں ۔(الدر المنثور ص ۶۴۱ ج ۴) حضرت عبداللہ بن عمرؓ و حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ الاضحیٰ یومان بعد یوم النحر ؛ کہ قربانی کے تین دن ہیں۔ (موطا مالک ص ۴۹۷، مشکوۃ ۱۲۹، محلی ابن حزم ۴۰ ج ۶) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا الاضحیٰ یوم النحر و یومان بعدہ اور اسکو علامہ ابن حزم نے صحیح قرار دیا ہے (محلی بالاثار ص ۴۰ ج ۶)اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی تین دنوں کی حدیث منقول ہے (محلی ص ۴۰ ج ۶، الجوہر النقی ص ۲۹۶ ج ۹)اور حضرت ابو ہریرہؓ بھی فرماتے ہیں کہ قربانی کے تین دن ہیں (محلیٰ ص ۴۰ ج ۶) مزید ایک اور حدیث کہ حضرت سلمۃ بن الاکوعؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حکم جاری کیا کہ جو تم میں سے قربانی کرے تو تیسرے دن کے بعد اسکے گھر میں قربانی کا گوشت نہ رہے ۔(بخاری ص ۸۳۵ ج ۲، مسلم ص ۱۵۹ ج ۲) تو دیکھئے اگرچہ آئندہ سال گوشت رکھنے کی اجازت ہوگئی لیکن قربانی کے تین دن بھی متعین ہوگئے ورنہ آپ ﷺ چوتھے دن کے بعد گوشت رکھنے سے منع فرماتے اگر قربانی کے چار دن ہوتے لیکن ایسا نہ کیا گیا۔ان کے علاوہ بھی بہت ساری احادیث کو خوف طوالت کے باعث چھوڑ دیا گیا ہے۔

لیکن غیر مقلدین نے کھانا بڑھاو عبادت گھٹاؤ پر عمل کرتے ہوئے تراویح آٹھ کردیں اور قربانی کے چار دن کر دیئے۔اور دلیل میں حضرت جبیر بن مطعمؓ کی روایت کہ ایام تشریق سارے کے سارے ذبح کے دن ہیں یعنی ان دنوں میں جانور کی قربانی کی جا سکتی ہے۔تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسکی سند میں ایک راوی معاویہ بن یحییٰ الصدفی انتہائی

ضعیف راوی ہے، اور اسکی روایت منکر ہے (تہذیب ص ۴۸۵ ج ۵ ط بیروت) اور دوسری بات یہ کہ اسکی سند میں اضطراب ہے اور امام ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ یہ حدیث موضوع ہے (العلل)

نوٹ: چھوتھے دن قربانی کرنا غیر مقلدین کے ہاں بھی مسنون نہیں (دیکھئے فتاوی برکاتیہ ص ۲۵۵

۸۔۹) جو آدمی اتنا مالدار ہو کہ جس مال کی وجہ سے اس پر صدقہ فطر لازم ہوتا ہے تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے (دیکھئے فتاوی قاضی خان ص ۳۲۸ ج ۴، عالمگیریہ ص ۳۶۰ ج ۵، شامی ص ۴۵۲ ج ۹، بدائع الصنائع ص ۱۹۶ ج ۴) اور قربانی مرد، عورت مسلمان مالدار ہوں مقیم ہوں (یعنی مسافر نہ ہوں) تو واجب ہے (دیکھئے فتاوی قاضی خان ص ۳۲۸ ج ۴ و عالمگیری ص ۳۶۰ ج ۶ و شامی ص ۴۵۲ ج ۹ و بدائع الصنائع ص ۱۹۵ ج ۴)

۱۰۔ خصی کی قربانی مسنون نہیں بلکہ حضور کی پسندیدہ بھی تھی آپ نے فرمایا کہ خصی کی قربانی کرو کیونکہ اس کا گوشت (بنسبت انڈر) کے اچھا ہوتا ہے (دیکھیے ابن ماجہ ص ۲۲۵ وطحاوی ص ۲۷۶ ج ۲۔ فتاوی نذیریہ ص ۳۵۹ ج ۳ .و بدائع الصنائع ص ۲۲۳ ج ۴، فتاوی ثنائیہ ص ۸۰۷ ج ۱)

۱۱۔ قربانی کا جانور اگر خود بھی اچھی طرح ذبح کرنا جانتا ہے تو کر لے بہتر ہے ورنہ ذبح کے وقت موجود رہے تو زیادہ بہتر ہے۔ کافر کا ذبیحہ حرام ہے اور اہل کتاب کا ذبیحہ مکروہ ہے (فتاوی شامی ص ۴۷۴ ج ۹، قاضی خان ص ۳۳۵ ج ۴) لیکن غیر مقلدین کے ہاں کافر اور اہل کتاب کا ذبیحہ بھی جائز ہے (نعوذ باللہ) عرف الجادی لنواب صدیق حسن خان غیر مقلد ص ۱۰)

نیز جو جانور حلال ہے اسمیں سے بعض چیزوں کا کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ

کے ہاں وہ سات چیزیں یہ ہیں ا۔خون بہتا ہوا۔۲جانور کا آلہ تناسل ۳۔مادہ کی شرمگاہ ۴۔غدود ۵۔پتہ ۶۔مثانہ ۷۔خصیتین ۔خون کا حرام ہونا تو قرآن سے ثابت ہے اور باقی چیزیں طبعاً خبیث اور گندی ہیں تو یہ ویحرم علیہم الخبائث کے عموم میں داخل ہوکر اور نبی ﷺ کے خود ناپسند سمجھنے کی وجہ سے مکروہ تحریمی بلکہ حرام کے قریب قریب ہیں (دیکھئے مراسیل ابی داؤد ص ۱۹۔السنن الکبری ص ۷ ج ۱۰۔ومصنف عبد الرزاق ص ۵۳۵ ج ۴) لیکن غیر مقلدین نے کھانا بڑھاؤ پر عمل کرتے ہوئے نبی کی ناپسند کو اپنی پسند بنا کر جعلی اطاعت رسول کا ثبوت دیا۔اس لئے ان کے ہاں حلال جانور کے تمام اجزاء حلال ہیں (فتاوی نذیریہ ص ۳۲۰ ج ۳۔وص ۳۲۱ ج ۳) دلیل یہ دی کہ انکی حرمت کی کوئی دلیل بھی نہیں (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) اور باقی صرف اسکو طبیعت ناپسند کرتی ہے تو یہ کوئی بات نہیں ۔لیکن علامہ وحید الزمان نے تیسیر الباری شرح البخاری میں لکھا ہے کہ منی پاک ہے لیکن طبیعت اسکو ناپسند کرتی ہے اس لئے اس کا کھانا مکروہ ہے تو اب ادھر دونوں غیر مقلد لا مذہب مولویوں کی باتوں میں تضاد ہے ایک طبیعت کی ناپسندیدگی پر کراہت کا حکم لگاتا ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں ۔ہر ایک نے اپنی غلط تحقیق کر کے عوام میں علمی سکہ بٹھانے کی بے فائدہ کوشش کی ہے۔اللہ ہمیں صحیح مسائل سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

المجیب ــــ مولانا محمد مقصود احمد ــ المتخصص مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

جماعت المسلمین کے عقائد ونظریات کا علمی وتحقیقی جائزہ

(مولانا محمد رضوان عزیز)

بعد از حمد وصلوۃ اسلام میں تفریق وانتشار کا بیج بونے والی جماعت ''جماعت المسلمین'' کی سرکوبی سے قبل اس کا پس منظر بیان کیا جاتا ہے تاکہ پہلے اس کا تعارف ہو جائے پھر بعد میں اس کے باطل عقائد ونظریات کا مدلل رد ہو۔ مثل مشہور ہے کہ مصیبت ہمیشہ اکیلی نہیں آتی ساتھ کئی مصیبتیں اور بھی لاتی ہے اسی طرح برصغیر پاک وہند کی بھی یہ بدقسمتی ہے کہ یہاں ۱۶۰۱ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی شکل میں وارد ہونے والا انگریز اکیلا نہیں آیا بلکہ ان تمام لوازمات سے لیس ہو کر آیا جو کسی ملک یا مذہب کی بیخ کنی کے لئے ضروری ہوتے ہیں پس فرنگی جس طرح اپنی شاطرانہ پالیسیوں کے ذریعے جس طرح ارض ہند پر قابض ہوا اس طرح اہل ہند کے دل ودماغ کو بھی اپنا باجگزار بنا لیا۔ لہذا بعض ہندی مسلمان دام افرنگ کے اسیر ہو کر ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے انگریز نے اپنے ناجائز اقتدار کو دوام بخشنے کے لئے ایک ایسی پالیسی بنائی تھی جس کا نام تھا ڈیوائڈ اینڈ رول یعنی لڑاؤ اور حکومت کرو کیونکہ انگریز جانتا تھا جب تک مسلمانوں میں نظریہ امت اور نظریہ جہاد موجود ہے ذریت ابلیس اپنے ابلیسی مشن کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتی لہذا سب سے پہلے ان دو نظریات کو ڈائنامیٹ کرنے کی سعی نامشکور کی گئی اور ملکہ وکٹوریہ کی فتنہ ساز کوکھ سے بانی فتنہ غیر مقلدیت عبدالحق بنارسی نے جنم لیا۔ یہ وہی شخص ہے جس کو سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ نے انہی نازیبا حرکات کی وجہ سے اپنے قافلہ سے نکال دیا تھا۔ اس شخص نے ۱۲۴۶ھ غالباً 1825ء میں غیر مقلدیت کی بنیاد رکھی۔ یہ امت مسلمہ کی بدقسمتی کا پہلا وقت تھا جب برطانوی سائبان تلے اس ناعاقبت اندیش شخص نے امت کو اپنے اسلاف واکابر سے بدگمان کرنا شروع کیا اور وحدت امت کو پارہ پارہ کرنے کے مشن میں یہ کسی حد تک کامیاب بھی ہوا پھر اسی دشت بے آب وگیاہ کے صحرانوردوں نے اپنے حصے کی بدبختی کو مزید پھیلایا

اور مرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ غیر مقلد نے دعوی نبوت کیا امت انتشار کا شکار ہوئی دریں اثنا محمد حسین بٹالوی نے ''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' لکھ کر انگریز کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا۔قادیانی ملعون کا جو حشر مسلمانوں نے کیا اسے دیکھ کر مزید کسی میں دعوی نبوت کی ہمت تو پیدا نہ ہوئی مگر مسعود احمد غیر مقلد نے ۱۳۸۵ھ بمطابق **1964**ء میں جماعت المسلمین کی بنیاد رکھ کر امام مفترض الطاعۃ کا دعوی کیا اور یہی وہ شخص ہے جس کے عقائد و نظریات کی تاریکیوں کو مجھے نور حق کی ضیاء پاشیوں سے پاش پاش کرنا ہے (انشاء اللہ) اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور قدرت سے اس مشن میں کامیاب فرمائے۔

ہے افق سے اک سنگ آفتاب آنے کی بات　　ٹوٹ کر مانند آئینہ بکھر جائے گی رات

۱۲۴۶ھ **1825**ء میں منصۂ شہود پر نمودار ہونے والے اس نو مولود فتنہ غیر مقلدیت نے دین میں تحریف والحاد کا وہ طوفان بد تمیزی بپا کیا ہے کہ امت مسلمہ ابھی ایک فتنہ کی سرکوبی سے فارغ نہیں ہوئی ہوتی کہ یہ نیا درد سر بنا دیتا ہے۔اور اس فتنہ نے ہزاروں لوگوں کو آوارگی مذہب کے نام پر اساطین امت سے کاٹ کر جہنم کا ایندھن بنا دیا ہے۔یوں یہودیت اور عیسائیت نے اسلام سے اپنی دشمنی کا خوب بدلہ لیا خود تو برصغیر سے چلے گئے مگر ارض ہند پر ایسی کانٹوں کی فصل کاشت کر گئے جو ہمیشہ رہروان اہل قافلہ حق کے پاؤں چھلنی کرتی رہے گی۔غلام احمد قادیانی کو مسند نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی ترغیب دینے والا حکیم نورالدین پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ، سر ظفر اللہ قادیانی کا باپ، معجزات وکرامات کا منکر سرسید احمد خان، منکر حدیث اسلم جیراج پوری، غلام احمد پرویز جدید ملحدانہ تہذیب کا علم بردار ڈاکٹر ذاکر نائک بانی فرقہ مسعودیہ، مسعود احمد یہ سب اسی شجرہ خبیثہ غیر مقلدیت کے برگ بے ثمر ہیں۔مسعود احمد بی ایس سی، یہ شخص پہلے بریلوی مکتبہ فکر سے تعلق رکھتا تھا پھر غیر مقلد ہو گیا یعنی آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا'' اس نے جماعت غرباء اہلحدیث میں شمولیت اختیار کی سابقہ کلرک ہونے کی وجہ سے اردو کتابیں پڑھ لیتا تھا اور یہی اسکا ماخذ علمی تھا مگر جماعت اہل حدیث میں شمولیت نے اسکی فطری کج روی میں مزید اضافہ کر دیا، اس شخص نے ایک

فرضی مناظرہ بنام ''تلاش حق'' تصنیف کیا جس کا مقصد جماعت اہل حدیث پر اپنی نام نہاد علمیت کی دھاک بٹھانا تھا اور جماعت غرباء اہلحدیث نے اس رسالہ کو خود چھپوا کر تقسیم کیا اہلحدیث اس بات پر نازاں تھے کہ انہیں اپنے جیسا ایک محرف قلم کار مل گیا تھا اس داد تحسین کے بعد اس نے ایک اور کتابچہ ''التحقیق فی جواب التقلید'' تصنیف کیا دین کی بندشوں سے بیزار خودسروں نے خوب داد دی اور حضرت صاحب خوشی سے پھول گئے۔ کتنے کم ظرف ہیں غبارے چند سانسوں میں پھول جاتے ہیں۔

یہ حضرت صاحب بھی جامے میں نہ سمائے اور جماعت اہل حدیث کے علمی غریبوں میں امام وقت بن بیٹھے۔ جماعت غرباء اہل حدیث میں چونکہ سلسلہ امارت تھا جس کے باعث مسعود احمد صاحب کے دل میں مچلتا ہوا شوق امارت ہمیشہ تشنہء تکمیل ہی رہتا تھا لہذا انہوں نے 1964ء ۱۳۸۵ھ میں ایک ضمنی فرقی جماعت المسلمین اہل حدیث کی بنیاد رکھی۔ 10 سال تک جماعت غرباء اہلحدیث کا پس خوردہ کھا کر اس کی یہ ضمنی فرقی قریب البلوغ ہوئی تو 1974 میں جماعت المسلمین کی بنیاد رکھی اور اہل حدیث کی لگائی ہوئی (دم کاٹ دی) اضافی نسبت ختم کر دی۔ چنانچہ موصوف خود لکھتے ہیں ''ہم نے جماعت کی بنیاد ۱۳۸۵ھ میں ڈالی اور یہ کہ ہمارا اس جماعت سے تعلق ہے حالانکہ یہ الزام غلط ہے وہ جماعت ختم ہو چکی ہے ہمارا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں وہ ایک فرقہ کی ذیلی جماعت تھی اور اب ہم فرقہ واریت سے تائب ہو کر مسلم ہو چکے ہیں (جماعت المسلمین اپنی دعوت اور تحریک کے آئینہ میں ص ۵۵ سلسلہ اشاعت ۹۹)

اس جدید مسلم نے اسلام کے نام پر وہ گل کھلائے کہ ''بس رہے نام اللہ کا'' عقائد و اعمال میں اپنی باطل تحقیق اور فرسودہ نظریات کو نئے میک اپ کے ساتھ مزین کر کے چمن اسلام میں خزاں کا جال بچھا دیا اور تقسیم کار کا ایسا عمل شروع کیا کہ اس کے پیروکار بھی شاخ در شاخ تقسیم ہونے لگے۔ گویا ہر ایک کا زبان حال سے یہ نعرہ تھا

''چوں ہما دیگرے نیست (جاری ہے)

کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

مولانا سیف اللہ سیفی

ہم نے چند نزاعی مسائل میں بارہا غیر مقلدین کے سامنے ان کے اکابر علماء میاں نذیر حسین، نواب صدیق حسن خان، نواب نور الحسن خان، نواب وحید الزمان خان، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا عبد الستار امام غرباء اہل حدیث وغیرہ کے نہایت ٹھوس اور پختہ حوالہ جات پیش کیے تو غیر مقلدین کی طرف سے جوان کے جوابات دیئے گئے وہ حوالہ جات اور غیر مقلدین کے جوابات بعد معذرت پیش خدمت ہیں۔

1۔ بموجب حدیث رد اللہ علی روحی؟ اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح لوٹا دیتا ہے انبیاء علیہ السلام کے جسم میں روح آجاتی ہے۔ اگر آپ ﷺ کی قبر پر جا کر درود وسلام پڑھا جائے تو آپ سنتے ہیں۔ (فتاوی ستاریہ ص ۱۸۰ ج ۱) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

2۔ قبروں میں مردے مسنون سلام سنتے ہیں (فتاوی ستاریہ ص ۱۰۷ ج ۴) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

3۔ مردوں کی روحیں علیین وسجین میں رہتی ہیں وہیں سے قبر میں تعلق رہتا ہے۔ فتاوی ستاریہ ص ۱۰۶ ج ۴) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

4۔ رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین میں جھگڑنا تعصب اور جہالت ہے کیونکہ مختلف اوقات میں رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں ثابت ہے اور دونوں طرح دلائل موجود ہیں۔ (فتاوی نذیریہ ص ۴۴۱ ج ۱) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

5۔ مولانا داؤد غزنویؒ کے والد مولانا عبد الجبار غزنوی فرماتے ہیں رفع یدین نہ کرنے

والے پر کوئی ملامت نہیں فتاوی علمائے حدیث ص ۱۵۱، ۱۵۲ ج ۳) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

6۔رفع یدین نہ کرنے سے نماز میں کوئی خلل نہیں آتا (فتاوی علمائے حدیث ص ۱۵۴ ج ۳) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

7۔رفع یدین نہ کرنے سے (نماز میں) نقص لازم نہیں آتا (رسالہ آمین، رفع یدین، ص ۱۳ مولفہ مولانا ثناء اللہ) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

8۔رکوع سے پہلے رکوع کے بعد اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین آنحضرت ﷺ نے کبھی نہیں کیا پس اس کے کرنے پر ثواب اور اسکو چھوڑنے والے پر کوئی ملامت نہیں (عرف الجادی ص ۲۶) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

9۔امام بخاریؒ سے لیکر دور قریب کے محققین علمائے اہل حدیث میں سے کسی نے یہ دعوی نہیں کیا کہ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے وہ بے نماز ہے (توضیح الکلام ص ۴۳) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

10۔امام بخاریؒ سے لے کر تمام محققین علمائے حدیث میں سے کسی نے نہیں کہا جو فاتحہ نہ پڑھے بے نماز ہے (توضیح الکلام ص ۵۱۷ ج ۱) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کو مقلد ہوں؟ اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

11۔احادیث نبویہ و اقوال صحابہؓ سے یہ بات بخوبی ثابت ہوگی کہ مدرک رکوع مدرک رکعت ہے (فتاوی ستاریہ ص ۸۷ ج ۱) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

12۔فاتحہ نہ پڑھنے والے کے بے نماز ہونے کا فتوی امام شافعیؒ سے لے کر مولف خیر الکلام تک کسی ذمہ دار محقق عالم نے نہیں دیا (توضیح الکلام ص ۹۹ ج ۱) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

13۔آمین آہستہ اور بلند آواز سے کہنے کی ہر دو احادیث موجود ہیں (عرف الجادی ص

۲۹)اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟
14۔رکوع میں ملنے والے کی رکعت ہو جاتی ہے اگرچہ اس نے فاتحہ نہ پڑھی ہو۔(فتاوی ستاریہ ص ۱۶۱ ج ۱)اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟
15۔آمین بلند آواز اور آہستہ آواز سے دونوں طرح ثابت ہے(بدرالاحلہ ص ۵۵)اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟
16۔حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانے میں بیس تراویح پر صحابہؓ کا اجماع ہو گیا لہذا بیس تراویح کا منکر اجماع کا منکر ہے اور علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین، لازم ہے تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت ۔ کا منکر دوزخی ہے (فتاوی نذیریہ ص ۶۳۴ ج ۱)اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟
17۔نماز میں سر پر ٹوپی یا پگڑی سنت ہے ننگے سر نماز بے وقوفی ہے(فتاوی ستاریہ ص ۵۲۵۔۵۲۳ ج ۱)اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟
18۔اونچی اور آہستہ آمین جیسے فروعی مسائل پر آپس میں نفاق و شقاق پیدا کرنا ایک دوسرے سے دست و گریبان ہونا بری حرکت ہے (فتاوی ستاریہ ص ۶ ج ۳)اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟
19۔داڑھی کی مقدار ایک مشت ہے آنحضرت ﷺ بھی طول و عرض سے کسی قدر کانٹ چھانٹ کر دیتے تھے (فتاوی ستاریہ ص ۱۲۳ ج ۲)اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟
20۔اگر داڑھی اتنی بڑھ جائے کہ ہندو سادھو اور سکھ وغیرہ جن کا شعار بال نہ لینا ہے کے ساتھ مشابہت ہو جائے تو قبضہ سے زائد کی اصلاح واجب ہے اور انکی موافقت خلاف سنت ہے بلکہ بدعت ثابت ہوگی (فتاوی ستاریہ ص ۱۳۸ ج ۲)اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟
21۔داود غزنویؒ کشف و کرامت کے قائل تھے (ص ۳۷۰)اس کے جواب میں آج کا

غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

22۔احسان ہے ائمہ دین کا امت پر، ائمہ دین نے جو دین کی خدمت کی ہے امت قیامت تک انکے احسان سے عہد برا نہیں ہو سکتی ہمارے نزدیک ائمہ دین کے لئے جو شخص دل میں سوء ظن رکھتا یا زبان سے انکی شان میں گستاخی بے ادبی کے الفاظ استعمال کرتا ہے یہ اسکی شقاوت قلبی کی علامت ہے اور میرے نزدیک اس کے خاتمہ کا خوف ہے ہمارے نزدیک ائمہ دین کی ہدایت و درایت پر امت کا اجماع ہے (داؤد غزنوی ص ۳۷۳) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

23۔تقلید شخصی مباح قرار دیتے تھے (ص ۳۷۵) اس کے جواب میں آج کا غیر مقلد کہتا ہے کہ کیا میں ان کا مقلد ہوں؟

مطالبہ: اکابرین اہل حدیث کے برعکس موجودہ زمانہ کے نام نہاد اہل حدیثوں کے عقائد یہ ہیں۔

1۔روضہ اطہر کے پاس صلاۃ وسلام کا عقیدہ شرک ہے،

2۔مردوں کے پاس سلام سننے کا عقیدہ شرک ہے۔3۔رفع یدین، اونچی آمین، سینہ پر ہاتھ رکھے بغیر نماز باطل ہے۔4۔ایک مٹھی سے زائد داڑھی کے بال کٹوانے حرام ہیں۔5۔ اگر وہ اپنے ان تمام مسائل میں قرآن کی ایک آیت یا حدیث صحیح صریح مرفوع متصل پیش کر دیں تو ہم مان لیں گے کہ واقعۃً تم اپنے دعوی میں سچے ہو۔

اور یہ بھی یاد رکھنا غیر مقلدین کے نزدیک اصول صرف اور صرف دو ہیں۔قرآن وحدیث ۔لہذا ان سے باہر نکلنا انکے جھوٹے ہونے کی دلیل ہوگی۔لھذا قیاس کر کے نہ شیطان بنیں۔اور نہ تقلید کر کے مشرک بنیں۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

وضع الیدین فی الصلوۃ

محمد عمران صفدر

قارئین کرام پاکستان ایک ایسا ملک ہے جو اس وقت سخت فتنوں اور فرقہ واریت کا شکار ہے اور پاکستان جن حالات میں وجود میں آیا وہ کسی سے بھی مخفی نہیں۔ اس ملک کو حاصل کرنے کے لئے خون کی ندیاں بہانی پڑی ہیں۔ انڈیا سے پاکستان آتی ہوئی درجنوں مسافر ٹرینوں میں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ اس لئے اب پاکستان میں اتحاد اور امن کی شدید ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں علماء دیوبند کا کردار قابل تحسین ہے۔ علماء دیوبند نے ہمیشہ امن کا درس دیا۔

فروعی مسائل میں اگر علمی اختلاف ہو اور ایک دوسرے سے دست و گریبان نہ ہوا جائے تو ایسا اختلاف مذموم نہیں ہے۔ مگر اس ملک میں عمل بالحدیث کا دعوی کرنے والا ایک فرقہ (غیر مقلدین) کا اٹھا اور خیر القرون میں جو مسائل معمول بہاء تھے ان کا انکار کر دیا اس فرقہ کا مقصد عوام کے دل میں وسوسے پیدا کر کے ان کو دین حق سے بیزار کرنا ہے غیر مقلدین نے اپنا سارا زور فروعی مسائل میں صرف کر دیا اور ان مسائل میں تشدد اختیار کیا اور اہل السنۃ والجماعۃ کی نماز جو کہ چودہ سو سال سے امت میں متواتر چلی آرہی ہے اس کو خلاف سنت اور باطل قرار دے دیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ ہر فریق اپنی اپنی علمی تحقیق پر عمل کرتا اور دوسروں کے لئے بھی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے گنجائش رکھتا تو یہ بہت ہی زیادہ مناسب تھا۔ ان ہی فروعی مسائل میں سے ایک مسئلہ نماز میں ہاتھ باندھنے کا ہے۔ اس مسئلہ میں غیر مقلدین نے بھی تشدد اختیار کیا۔ آخر ان کے تشدد کو دیکھتے ہوئے دل میں آیا کہ ان کے نام نہاد دلائل کو بھی عوام کے سامنے ایک منفرد انداز میں لایا جائے اور بتلایا جائے

کہ غیر مقلدین کے دلائل کی حقیقت محض بیت عنکبوت سے زیادہ نہیں ہے۔

مکڑی جو کہ کئی سال اپنا گھر بناتی رہتی ہے۔ مگر وہ ایک ہی دفعہ میں ختم ہو جاتا ہے۔ امام ترمذیؒ اور امام نوویؒ کی تحقیق کے مطابق سینے پر ہاتھ باندھنا کسی بھی امام کا مسلک نہیں بلکہ اس سلسلہ میں دو ہی مذہب ہیں 1-ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا 2-ناف کے اوپر ہاتھ باندھنا (سنن ترمذی و شرح مسلم نووی ص 173 ج 1) اس سلسلہ میں عموماً غیر مقلدین تین حدیثیں پیش کرتے ہیں۔ اب ہم ان کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

دلیل نمبر 1- حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا (صحیح ابن خزیمہ ص 24 ج 1)

جواب نمبر 1-: اس کا راوی مومل بن اسماعیل ضعیف ہے۔ اور اس پر بہت سے محدثین نے جرح کی ہے۔ جس کو ہم بالترتیب نقل کرتے ہیں۔

1-امام بخاریؒ ..منکر الحدیث (میزان الاعتدال ص 228 ج 4)

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ جس راوی کے متعلق امام بخاریؒ منکر الحدیث کہہ دیں اس سے روایت کرنا جائز نہیں **لا تحل الروایة عنه** (میزان الاعتدال ص ۵ ج ۱، تدریب الراوی ص ۲۳۵، طبقات سبکی ص ۹ ج ۲)

2-امام ابو حاتم .. 3-امام ابن حبانؒ .. 4-امام ساجیؒ

5-یعقوب بن سفیان .. 6-دارقطنی 7-ابن سعدؒ

8-ابن قانعؒ 9-محمد بن نصر مروزیؒ 10-ابو زرعہ

11-ابن حجرؒ عسقلانیؒ 12-ابن ترکمانیؒ

(میزان الاعتدال ص 223 ج 3، تہذیب التہذیب اور دیگر کتب وغیرہ)

13- غیر مقلدین کے محقق العصر ناصر الدین البانی نے بھی اس روایت کو حاشیہ ابن خزیمہ میں مومل بن اسماعیل کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ اسنادہ ضعیف لان موملا وھو ابن اسماعیل (حاشیہ ابن خزیمہ)

14- ڈاکٹر عبدالروف ظفر نے بھی اس روایت کو مومل بن اسماعیل کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھیے ۔(القول المقبول تخریج صلوۃ الرسول ص 340)

15- غیر مقلدین کے محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری نے بھی مومل بن اسماعیل کو ضعیف قرار دیا ہے قلت سلمنا ان مومل بن اسمعیل ضعیف "میں کہتا ہوں ہم نے تسلیم کرلیا ہے کہ مومل بن اسماعیل ضعیف ہے۔ (ابکار المنن ص 109)

جواب نمبر 2- اس روایت میں سفیان ثوری مدلس ہے اور غیر مقلدین کے محقق العصر اور ذھبی زمان زبیر علی زئی کے نزدیک سفیان کا عنعنہ صحت حدیث کے منافی ہے اور سفیان کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ دیکھئے (نور العینین ص 127)

3- اصول ہے کہ راوی اپنی مروی حدیث کا مفہوم دوسروں کی نسبت زیادہ جانتا ہے۔ دیکھیے (نیل الاوطار ص ۲۵۶ ج ۱، عون الباری ص ۲۷۶ ج ۱، تحفۃ الاحوذی ص ۲۳۵ ج ۲) اور اس روایت کے راوی سفیان ثوریؒ کا عمل بھی تحت السرۃ کا ہے۔ (شرح مسلم نووی، محلی ابن حزم وغیرہ) جس سے معلوم ہوا کہ یہ روایت محدث سفیان ثوریؒ کے نزدیک یا تو ثابت ہی نہیں یا پھر منسوخ اور نا قابل عمل ہے۔ جو راوی خود حدیث کے خلاف عمل کرے اسکی حدیث غیر مقلدین کے نزدیک قابل قبول ہے یا نہیں؟

4- اس میں ایک راوی عاصم بن کلیب بھی ہے۔ اس راوی کے متعلق حکیم عبدالرحمٰن خلیق لکھتے ہیں کہ یہ راوی ضعیف ہے۔ (بارہ مسائل از حکیم عبدالرحمٰن خلیق)

جاری ہے....

قافلہ باطل سے قافلہ حق کی طرف (ادارہ)

اس عنوان کے تحت ان خوش قسمت حضرات کے انٹرویو کا اہتمام کیا جائے گا جن حضرات نے عصر حاضر میں قافلہ کفر کو چھوڑ کر قافلہ اسلام یا قافلہ بدعت کو چھوڑ کر قافلہ سنت کو اختیار کیا (ادارہ)

قارئین: بحمد اللہ ذمہ داران اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان کی شب وروز ان تھک محنت کی برکت سے قافلہ باطل سے قافلہ حق کیطرف آنے والے حضرات کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اس عنوان کے تحت پہلے کی طرح اس شمارے میں ایک ایسے صاحب کا انٹرویو شائع کیا جارہا ہے جو عرصہ چار سال تک غیر مقلد (اہلحدیث) رہے اب سنیئے انکی کہانی انکی زبانی.

ہواؤں کا رخ بتا رہا ہے ضرور طوفان آرہا ہے
کشتی والے نگاہیں رکھنا اٹھی ہیں موجیں کدھر سے پہلے

یہ ممکن ہے یکا یک روک دے گردش زمیں اپنی یہ ممکن ہے زمیں پہ ٹیک سورج جبیں اپنی
مگر ممکن نہیں کہ ہم ہرگز پیچھے کو ہٹ جائیں اگر مسلک حق پہ ڈٹ جائیں
ازل سے قسم کھا کے آئے ہوئے ہیں (غیر مقلد) نہ قرآں کو مانیں نہ فرمان نبوی ﷺ
یہ نجدی میرے ازمائے ہوئے ہیں ....

میرا نام محمد اعجاز حنفی مدنی ہے جبکہ میرے والد کا نام عبد اللطیف ہے اور میں شاہدرہ لاہور کا رہائشی ہوں کسی غیر مقلد سے گفتگو ہوئی کہنے لگا آپ حنفی کیوں کہلواتے ہو؟ محمدی کیوں نہیں کہلواتے؟ میں نے کہا تم حدیث سے دیکھا دو کہ نام کیساتھ حنفی لگانا درست نہیں میں ابھی چھوڑتا ہوں جبکہ تمہارا دعویٰ ہے ہم صرف قرآن وحدیث سے بات کرتے ہیں: عقل کے اندھے تجھے سمجھ نہیں کہ میں نے مدنی نام میں پہلے رکھا اللہ کے نبی ﷺ سے میں نے نسبت پہلے جوڑی ہے اسکے بعد میں نے حنفی نام رکھا حنفی اسلیئے رکھا اسکی رہنمائی میں اللہ تعالیٰ نے ہم کو نبی ﷺ کا طریقہ بتایا ہے چند دن پہلے زینب مسجد بند روڈ ساتھیوں سے بات ہوئی اس گفتگو میں تقریبا ۵۰ اہل حدیث بھی شریک تھے وہاں کے قاری یونس صاحب کی موجودگی بات ہوئی تو اس مجلس میں امام صاحب کا واقعہ بیان ہوا تو غیر مقلد کہنے لگے کہ آپ ایسے خوامخواہ امام صاحب کے

واقعات سناتے رہتے ہو میں نے کہا اگر یہ امام صاحب کا نام قرآن سے دیکھا دو تو غیر مقلدین نے کہا یہ نہیں ہوسکتا: میں نے کہا تفسیر عثمانی لے لاؤ تفسیر عثمانی بھی وہ جو شاہ فہد نے مکہ مدینہ میں بیٹھ کر پوری دنیا میں تقسیم کرائی ۔۔۔بہر حال تفسیر لے آئے میں نے کہا اسکی سورہ جمعہ کی آیت...وآخرین منھم لما یلحقوا بھم الخ..نکالو ذرا اسکی تفسیر دیکھو تفسیر بھی آپ کی اور میری نہیں بلکہ پرانے علماء کی ہے جس میں انہوں واضح الفاظ میں لکھا کہ اس آیت میں پیشین گوئی کے صحیح مصداق امام اعظم ابوحنیفہ ہیں میں نے کہا ذرا پڑھ کے سناؤ تو زبان بند ہوگئی اسکا جسم شل ہوگیا میں نے کہا پڑھو یہ کہانیاں تاویلیں نہیں. حقیقت ہے۔میں اس امام بات کی کر رہا ہوں جس نے صحابہؓ کی زیارت کی.صحابہؓ سے علم حاصل کیا۔میں ان میں چار سال رہ کر دیکھ کر آیا ہوں کہ ان کے پاس عقل نام کی چیز تک نہیں میں ایک مرتبہ سفر کر رہا تھا کہ میرے ساتھ چند لشکر طیبہ کے لوگ آکر بیٹھ گئے گفتگو شروع ہوگئی دوران گفتگو کہا حنفی دوزخی ہیں اب تو میں بھی انہوں نے حرکت میں آگیا میں نے کہا تمہاری نماز کہاں سے شروع ہوتی ہے کہا اللہ اکبر سے میں نے کہا یہ تم آہستہ کہتے ہو اور امام زور سے کہا بالکل اسی طرح میں نے کہا یہی حدیث سے دیکھا دو. قیامت تک الٹے لٹکے رہو پھر بھی یہ حدیث سے نہیں دیکھا سکتے.میں نے کہا یہ مسئلہ فقہ حنفی کا ہے تمہاری نماز شروع ہی فقہ حنفی سے ہو رہی ہے .میں ایک دفعہ غیر مقلد دوست عبدالمنان کے ہمراہ مبشر ربانی کے پاس اس کی مسجد میں گیا نماز کے بعد اس کے پیچھے پیچھے گھر تک گئے ملاقات پر میں نے کہا حضرت یہ میرا دوست غیر مقلد ہے اور میں الحمدللہ حنفی مقلد ہوں آپ کوئی ایسی کتاب بتائیں جس میں مکمل نماز حدیث سے ثابت ہو.میں نے کہا آپ کی مسجد میں لوگ ایک وتر میں ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگ رہے ہیں اس کا ثبوت دے دو؟ میں دوبارہ اہلحدیث ہونا چاہتا ہوں تو قارئین اب مبشر ربانی کا جواب سنیئے کہا کہ میں نے اپنی کتاب میں لکھ دیا ہے کہ اسکی حدیث نہیں .یہ ان کے فضیلت الشیخ کا حال ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو انگریز کے اس خود ساختہ فتنہ سے محفوظ رکھے اور امام اعظم فی الفقہاء کی رہنمائی میں قرآن وحدیث کو سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائیں امین بجاہ النبی المرسلین ﷺ

چند نئے سلسلے!

قارئین کرام، سہ ماہی قافلہ حق میں ہم کچھ نئے سلسلے شروع کر رہے ہیں۔

ا۔قارئین کے خطوط: کا ایک سلسلہ شروع کیا جارہا ہے۔ ہمارے پاس قارئین کے خطوط آتے ہیں۔بعض میں شمارے کے بارے تجاویز ہوتی ہیں۔کسی مضمون پر تبصرہ ہوتا ہے آئندہ ایسے خطوط کے اہم اور قابل اشاعت حصے خط بھیجنے والے کے نام سے شائع کئے جائیں گے۔تا کہ دوسرے قارئین بھی ان سے مستفید ہوسکیں، جواحباب خط بھیجنا چاہیں وہ قافلہ حق میں درج پتہ پر قافلہ حق کے نام پر ارسال کر سکتے ہیں۔۲۔کتب اورنئی مطبوعات پر نقد وتبصرہ کا سلسلہ بھی شروع کیا جارہا ہے۔جو ناشرین، مصنفین ،اور ادارے اپنی کتب پر تبصرہ کے خواہش مند ہیں وہ دو عدد کتابیں قافلہ حق کے پتہ پر ارسال کر دیا کریں ۳۔اشتہارات کے لئے پالیسی ریٹ اور شرائط طے کردی گئی ہیں اب انشاء اللہ سہ ماہی قافلہ حق میں اشتہارات بھی شائع ہوا کریں گے۔

شرائط اشتہارات :رنگین اشتہار کے لئے فلم مہیا کرنا ہوگی ۔۲۔اشتہارات کی رقم پیشگی ارسال کرنا ضروری ہے۔نوٹ ..ریٹ معلوم کرنے کیلئے قافلہ حق کے رابطہ نمبر پر رابطہ کریں۔

تبصرہ کتب

نوٹ تبصرہ کے لئے ہر کتاب کے دو نسخے بھیجنا لازمی ہے (محمد اللہ دتہ بہاول پوری)

نام کتاب۔۔۔تسکین الاذکیا فی حیات الانبیآء علیہم السلام

تالیف ۔۔۔برادرزادہ حضرت اوکاڑوی مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی

ناشر ۔۔۔اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

صفحات 616

قیمت درج نہیں ہے

ملنے کا پتہ۔۔۔مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

جامعۃ الزہرا نایاب کالونی نزد کے بی کالونی لاہور

زیر نظرہ کتاب تسکین الاذکیاء فی حیات الانبیآء علیہم السلام مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی کی علمی کاوش اور تالیف ہے۔ مولانا موصوف مناظر اسلام، وکیل احناف حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ بردااللہ مضجعہ کے تلمیذ خاص وعزیز (برادرزادہ) اور خادم خاص رہے ہیں۔ کتاب ھذا میں میں مولف نے عقیدہ حیات النبی ﷺ، عذاب قبر، مسئلہ توسل جیسے اہم عنوانات پر حامل علوم وہبیہ، سرخیل احناف مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کے بیانات، دروس وتحریرات کی روشنی میں عرق ریزی اور جانفشانی سے مواد یکجا کر کے اس پر تحقیق وتخریج کا کام کیا ہے جس سے اہل علم کو انشاء اللہ ضرور نفع ہوگا۔ مزید اپنی طرف سے بھی معلومات کا اضافہ بھی کیا ہے۔ کتاب کے اوائل میں محقق العصر حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب مدظلہ امیر مرکزی اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ کی تحقیق انیق پر مشتمل مقدمہ بھی شامل ہے۔ جس میں انہوں نے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے حوالہ جات سے اکابرین علماء اہل السنۃ علماء دیوبند کی تشریحات پر مشتمل کتابیں بمع صفحات نمبر کے ایک جامع فہرست پیش فرمائی جو کہ قابل داد کاوش ہے۔ بہرحال مولانا موصوف نے مذکورہ مسائل ثلثہ پر کتاب وسنت، اکابرین امت کے حوالہ جات کی روشنی میں ٹھوس دلائل پیش کیے اور ساتھ ساتھ شرزمہ قلیلہ ضالہ مماتیہ کے دجل وفریب اور تلبیس کو آشکارہ کیا ہے۔ کتاب کی کمپوزنگ، کاغذ، طباعت، اور جلد معیاری ہے جبکہ ٹائٹل قابل دید ہے۔ یہ کتاب علماء طلباء کے لئے خصوصاً اور عوام کے عموماً بے مثال تحفہ ہے۔

نام رسالہ ______ ماہنامہ تذکرہ دارالعلوم (کبیر والا)

مدیر اعلی ______ مفتی حامد حسن صاحب مدظلہ

صفحات ______ 134

قیمت ______ 30 روپے

شائع کردہ ______ دارلعلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

اس وقت ہمارے پیش نظر دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کا علمی، اصلاحی وتبلیغی مجلہ ماہنامہ تذکرہ دار

العلوم کی خصوصی اشاعت بانی دارالعلوم نمبر ہے۔ جو کہ جامع المعقول والمنقول سابق استاذ دارلعلوم دیوبند مولانا عبدالخالق صاحب نوراللہ مرقدہ کی یاد میں شائع کیا گیا ہے۔ مولانا موصوف کو اللہ نے کمالات ظاہریہ اور باطنیہ سے نوازا تھا جہاں ظاہراً حسن و جمال جاہ وجلال تھا تو اس سے کہیں زیادہ علمی اور روحانی مراتب پر بھی فائز تھے۔ جسے حلقہ یاراں میں صدر صاحب کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور آج بھی اسی صدر صاحب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ پیش نظر ماہنامہ تذکرہ دارالعلوم کی خصوصی اشاعت میں حضرت والا کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات، خاندانی تذکرہ اور علماء اور مشائخ کے تاثرات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ جو کہ حضرت والاؒ کے اخلاص وتقوی اور للّٰہیت کا مظہر ہیں۔ اردو خواں تمام مسلمان حضرات اور خواتین کے لئے یکساں مفید ہے۔

نام رسالہ ـــــــ دو ماہی مجلہ المصطفیٰ بہاولپور

مدیر مسئول ـــــــ مولانا عبدالصمد صاحب بہاولپوری

برائے رابطہ ـــــــ حافظ محمد یوسف صاحب

قیمت ـــــــ 13 روپے

مقام اشاعت ـــــــ دارالعلوم مدنیہ ماڈل ٹاؤن بی بہاولپور

پیش نظر مجلہ دو ماہی المصطفیٰ بہاولپور کی پہلی جلد کا چوتھا شمارہ ہے اس مجلہ کے مدیر مسئول حضرت مولانا عبدالصمد صاحب بہاولپوری ہیں۔ جبکہ یادگار اسلاف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد حنیف صاحب مدظلہ کی زیر پرستی اور ولی کامل شیخ الحدیث مولانا مفتی عطاء الرحمٰن صاحب مدظلہ کی زیر نگرانی شائع ہوتا ہے۔ 48 صفحات پر مشتمل یہ مجلہ اپنے اندر 20 سے زائد دینی، علمی، اور اصلاحی مضامین بڑی رونق سے سموئے ہوئے ہیں۔ اکثر مضامین اکابرین امت کے افادات پر مشتمل ہیں جو کہ مدیر مسئول کے حسن انتخاب کا عکاس ہیں مجلہ ھذا کی کمپوزنگ، طباعت اور ٹائٹل نہایت عمدہ ہے۔ اللہ مزید ترقی عطا فرمائے۔

فضیلۃ الشیخ پیر طریقت مولانا عبدالحفیظ مکی مدظلہ (مکۃ المکرمہ) خلیفہ مجاز شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کا حیات النبیؐ کے بارے میں

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسد دنیوی کے ساتھ زمینی قبر مبارک میں روضۂ مبارک کے تعلق کے ساتھ زندہ ہونا اور جسد مبارک کا محفوظ ہونا اور قبر مبارک پر پڑھے جانے والے صلوٰۃ وسلام کا بغیر واسطے کے علی الدوام سننا اور دور سے پڑھے جانے والے صلوٰۃ وسلام کا ملائکہ کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنا امت مسلمہ اہل السنۃ والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے اور جو شخص اس عقیدہ کا انکار کرتا ہے وہ اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج اور مبتدعی اور گمراہ ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ میرے علم کے مطابق انکار حیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فتنہ صرف پاکستان میں ہے اور اس کی طرف منسوب بعض افراد ایسے ہیں۔ دیگر ممالک کے اکابر اہل السنۃ والجماعت علماء و اولیاء دیوبند کی طرف منسوب ہیں جو قرآن و حدیث [illegible] دجل و فریب سے کام [illegible]۔ تمام اکابر کا اجماعی متفقہ عقیدہ وہی ہے جو اوپر ذکر کر دیا ہے۔ وصلی اللہ علی سید الرسل وخاتم الانبیاء سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ واتباعہ اجمعین وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

عبدالحفیظ مکی

۲۸ [illegible]
۱۲ شعبان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کا

زیر سرپرستی

خلیفہ مجاز حضرت اقدس الشاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

الداعی الی الخیر مولانا خبیب احمد گھمن مہتمم مرکز اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودہا

فون 048-3881487 موبائل 0321-6032487

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ کے اغراض ومقاصد

حفظ وناظرہ تجوید القرآن کی ابتدائی درجہ تعلیم سے درجہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ تک خالصتاً رضائے الٰہی کے پیش نظر اشاعت دین کی خدمت کرنا' مخلص مبلغین اسلام' خطباء' مناظرین' مدرسین اور قراء تیار کرنا' تصنیف وتالیف کے ذریعہ عالم اسلام میں اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دینا اور عقائد واعمال کی اصلاح کرنا ہے۔

مرکز اہل السنۃ والجماعۃ کے تعلیمی کوائف

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ حضرات کے تعاون ودعاء سے مرکز ہذا اپنے تعلیمی مقاصد کی اوج ثریا کی طرف سے 2002ء سے رواں دواں ہے۔ جس کی سرپرستی مناظر اسلام وکیل احناف مولانا محمد الیاس گھمن صاحب دامت برکاتہم خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا الشاہ حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی فرماتے ہیں۔

شعبہ حفظ القرآن الکریم

مرکز ہذا میں ماہر تجربہ کار قاری صاحب کی زیرنگرانی تقریباً 40 طلبہ کرام مقامی ومسافر حفظ وناظرہ کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی رہائش' خوراک اور علاج معالجہ کی سہولت مرکز کے ذمہ ہے الحمدللہ مرکز وفاق المدارس سے الحاق شدہ ہے

شعبہ تخصص فی التحقیق والدعوۃ

مختلف مدارس سے فارغ التحصیل علماء جید علماء کرام اساتذہ کی زیرنگرانی ایک سال کے قلیل عرصہ میں اپنے مذہب حنفیت پر ریسرچ کے علاوہ اصول تفسیر وحدیث' اسماء الرجال' اصول مناظرہ' تقابل ادیان' اصول جرح وتعدیل کی تحریر وتقریر کی عملی مشق کرتے ہیں الحمدللہ اس شعبہ میں اس سال تیرہ علماء کرام نے داخلہ لیا اور سند فراغت حاصل کی۔

سالانہ دورۂ تفسیر القرآن الکریم

الحمدللہ کئی سالوں سے مرکز اہل السنۃ والجماعۃ میں شعبان ورمضان کی چھٹیوں میں مدارس دینیہ کے طلباء کرام کیلئے دورۂ تفسیر القرآن پڑھایا جاتا ہے۔ جس میں ترجمہ کے ساتھ ربط بین الآیات' ربط بین السور' ربط بین الرکوعات پڑھایا جاتا ہے الحمدللہ ہر سال ملک بھر سے سینکڑوں طلبہ کرام شریک ہوکر دینی وعلمی پیاس بجھاتے ہیں اور ان شرکاء دورۂ تفسیر القرآن کو باقاعدہ سند دی جاتی ہے۔

سالانہ 40 روزہ صراط مستقیم کورس

سکول و کالجز کی سالانہ چھٹیوں میں 40 روزہ صراط مستقیم کورس کروایا جاتا ہے جس میں آخری دس سورتیں بمعہ ترجمہ و تفسیر مسنون دعائیں / چہل حدیث مسائل فقہ / تجوید اور ضروریات زندگی مسائل و اعمال کی طرف توجہ دلوائی جاتی ہے۔ اس کو اس میں بھی ہر سال سینکڑوں سٹوڈنٹس شریک ہوتے ہیں اور ان کو باقاعدہ سند دی جاتی ہے۔

خانقاہ اشرفیہ اختریہ

لوگوں کو بے دینی سے نکال کر اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے خانقاہ اشرفیہ اختریہ کے تحت روزانہ بعد از نماز فجر مجلس ذکر خواتین کیلئے ہر اتوار کو اصلاحی بیان اور ہر انگریزی ماہ کی پہلی جمعرات کو اصلاحی اجتماع۔

شعبہ لائبریری (کتب خانہ)

مرکز کی کتب خانہ و لائبریری میں اس وقت عوام الناس دینی راہنمائی کیلئے اندرون و بیرون ممالک سے چھپی ہوئی ہزاروں کتب موجود ہیں۔

مرکز کا عملہ

مرکز میں مہتمم صاحب سمیت اساتذہ کی تعداد 4 ہے جبکہ ایک باورچی یعنی کل عملہ کی تعداد 5 ہے۔

شعبہ کمپیوٹر

اس شعبہ میں دینی و علمی کتب کی اشاعت کا باقاعدگی سے کام کیا جاتا ہے۔

مرکز اصلاح النساء

بچیوں کی دینی تعلیم اور سلائی کڑھائی کی تربیت کا ادارہ

الاختر فری ڈسپنسری

علاقہ کے نادار افراد کیلئے فری ڈسپنسری کی سہولت

اوسط ماہانہ اخراجات

نمبر شمار	تفصیل	مقدار	قیمت
1	تنخواہ عملہ		24000 روپے
	آٹا	30 من	15000 روپے
2	گھی	40 کلو	3200 روپے
3	چینی	100 کلو	2800 روپے
	دالیں	60 کلو	4000 روپے
4	سبزی، آلو، پیاز	300 کلو	3500 روپے
5	چاول	50 کلو	2000 روپے
6	لکڑی	60 من	8000 روپے
	مصالحہ جات	10 کلو	1500 روپے
7	بل بجلی		2000 روپے
8	بل فون		500 روپے
		کل ماہانہ خرچ	64500 روپے
9		سالانہ صراط مستقیم	1,50,000 روپے تقریباً
10		سالانہ دورہ تفسیر القرآن	1,75,000 روپے تقریباً
		کل سالانہ خرچ	7,74,000 روپے تقریباً
11			

امین مسلک احناف کی وفات پر حسرت آیات

ازشاعر: سید سلمان گیلانی صاحب (لاہور)

جو تھا امین عظمت اسلام چل بسا
وہ فخر و ناز مسلک احناف چل بسا

امت کا وہ وقار تھا' ملت کی شان تھا
فکر ابو حنیفہؒ کا وہ ترجمان تھا

للکارتا تھا وہ صف اعداء کو اس طرح
جنگل میں کوئی شیر گرجتا ہے جس طرح

کرتا وہ یوں حدیث اور سنت پہ گفتگو
سب دم دبا کے بھاگتے تقلید کے عدو

بخشی تھی حق نے اس کو وہ تلوار سی زباں
جس سے بکھیرتا تھا وہ باطل کی دھجیاں

جرات سے حق بیاں کیا حق کے غلام نے
باطل ٹھہر نہ سکا کبھی اس کے سامنے

انتخاب حضرت اوکاڑویؒ

ناساز فضا کی شورش نے سازوں سے ترنم چھین لیا
احساس کی شدت نے بڑھ کو ہونٹوں سے تبسم چھین لیا

جب سر و سمن قسمت میں نہیں اُٹھ دارورسن پر راضی ہو
بے سوچے سمجھے بڑھ صفدر اب سوچ کے چلنا مشکل ہے

کتنی یادیں زخم ہوئیں اور کتنے زخم ناسور ہوئے
کیا کہیے اس پیار کے ہاتھوں ہم کتنے مجبور ہوئے

چند ارماں، چند یادیں، چند صدمے، چند غم
کائنات دل انہیں کو آج کل پاتا ہوں میں

اپنی تو وہ مثال ہے جیسے کوئی درخت
دنیا کو چھاؤں بخش کے خود دھوپ میں جلے

دامن بچا رہے وہی درد مجھ سے آج
جس نے میرے سکون کی دنیا تباہ کی

یہ کس کا پھول سا دل تو نے پاؤں سے مسل ڈالا
عیادت رسم دنیا تھی چلے آتے تو کیا ہوتا